۷۸۶

الحق مر ولو کان مر

الحمدللہ کہ ندوہ کے تحریرات لاغیہ و تقریرات واہیہ مثل تائید الندوہ و ہدایت المخلوق ۔ و مقصد وغیرہا کا رد بالغ و طرد بازغ رسالہ

تہدید الندوہ

ملقب بہ لقب تاریخی

تاکید الحسنہ رد تائید الندوہ

۱۳۱۴ھ

تصنیف لطیف ناثر رنگین بیان شاعر شیریں زبان حامی سنت ماحی بدعت جناب شاہ محمد حسین صاحب حنفی قادری فضل رحمانی دام مجدہ زیب سجادہ علیہ حضرات ماموں بھانجہ قدس سرہما العزیز و مہتم مدرسہ جرہو

باہتمام خادمان سنت

مطبع اعوان اہل سنت و جماعت مسمی بہ ۱۳۱۵ھ

مطبع حنفیہ واقع پٹنہ محلہ لودیکٹرہ حلیہ انطباع سے مزین ہو کر شایع ہوا

مرتبہ اول ۵۰۰ جلد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت مع محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ر

(خدا کیلئے اسے دیکھئے اور غور کیجئے)

عموماً نیچریون اور ارباب ندوہ کا یہ خیال ہے کہ ندوہ کی مخالفت نفسانیت سے کیگئی
کہ حاشا للہ ثم حاشا للہ کہ یہ باعث نہین۔ بلکہ جب ندوہ نے مخالفت مذہب اہل سنت اور اہانت
دین و ملت پر کمر باندھی تو عالمان مذہب اہل سنت وارثان فیضان نبوت نصرہم اللہ تعالیٰ نے
اپنا فرض منصبی سمجھکر اسکی مدافعت کا بیڑہ اٹھایا۔ ابتداءً نہایت عاجزی اور نرمی سے بانیان و منتظمان
ندوہ کو سمجھایا کہ دیکھو کیا کرتے ہو ناحق مذہب اہل سنت سے دست برداری کی ٹھانتے ہو مگر ارکین
ندوہ نے فقط ظاہری طور پر کہدیا کہ ہان اصلاح کرینگے مگر اُسکا ظہور نہوا دوبارہ سہ بارہ تحریری طور پر
استدعاء اصلاح کیگئی مگر جواب ندارد بلکہ اُلٹا الزام لگایا گیا۔ بہ مجبور شناعات ندوہ چھاپکر
پیش کئے گئے مگر نہ مانا۔ خواستگاران اصلاح ندوہ نے بیخکنی دین و متعصب وغیرہ کا
خطاب پایا۔ اب خود آپ کہین کہ کیا کیا جاتا۔ دشمنان دین کی مدافعت اور معاندین شرع
و ملت کی سرکوبی نہ کیجاتی تو کیا کرتے۔ رہی یہ بات کہ ندوہ مین ایسے امور ہین یا نہین جنکی
مخالفت ضرور ہو اور عوام کو اطلاع دینا لازم لہذا ہم اُن شناعات کو مختصراً بیان کرتی ہین

(شناعات ندوۃ العلما)

اقرار ضروریات دین بیکار اور قید مذہب فضول ہے۔ مجرد کلمہ گوئی اسلام کے لئے کافی ہے۔ ہر مدعی اسلام کسی
مذہب کا کیون نہو راہ راست پر ہے۔ اسی اتحاد و اتفاق چاہئے اُسکی اہانت اُسکا رد و طرد خود کشی
و نفسانیت ہے۔ شیعے اصول دین مین سنیون سے متفق ہین۔ غیر مقلدین سنی ہین۔ ائمہ اربعہ اہل سنت کے باہم
وہ فرق ہے کہ اسلامی شرکت نہین رہتی وغیر ذالک من الفسادات.... ملاحظہ ہو۔ مضامین اربعہ
صفحہ ۱۲-۱۳-۱۶-۱۷-۱۸-۲۰-۲۱-۲۳-۲۵-۲۶-۲۷-۳۶-۳۷-۳۹-
مضامین نظم و نثر ۲۳ تا ۲۵-۲۷-۳۳-۳۸-۴۶-۴۷-۸۵-۹۰-۹۱ تا
۹۳- روداد سال اول ندوہ صفحہ ۶۲+ روداد سال دوم صفحہ ۹-۱۰-۷۰--۷۱- فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ العظیم و نصلی علی رسولہ محمد سید المرسلین و علی الہٖ و اصحابہٖ و اہل سنتہٖ اجمعین

دنیاوی زندگانی اگرچہ تمام نوع انسان کیلئے محدود و ثابت ہے۔ کوئی فرد خاص امیر ہو یا غریب۔
رعیت ہو یا بادشاہ خدا رسیدہ ہو یا منہمک فی الدنیا غرض کہ کوئی کیون نہو مگر یہ نہوا اور
نہ آیندہ کسی وقت مین ہوسکنے کی امید کہ اُس حد معین سے ایک قدم آگے بڑھ سکے۔
یا پیچھے ہٹ آئے۔ لیکن افراد انسانی کے باہم خیالات کا متحد نہ ہونا۔ ہر ایک کا اپنے
پسندیدہ اصول پر اپنی عزیز عمر کو بسر کر دینا یہ ایسا قدرتی فعل ہے جسکی روک انسانی ہاتھون نہین
دیکھی۔ ولنعم ما قیل ؎ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔

ظاہر ہے کہ اس دنیا مین بکثرت ایسے بھی گزرے اور نہایت کمی کے ساتھ اب بھی
پائے جاتے ہین جن پر قوم کے سرتاج ہونے کا اطلاق صحیح ہوسکے۔ جنکے دم قدم سے
قوم کو وہ اعزاز و افتخار حاصل ہے جو صدیون کی گردش سے مٹ نہین سکتا۔ جنکی
نورانی پر تاثیر صورتین دیکھکر خدا کو بھولے ہوئے بندے چشم زدن مین خدا تک پہونچگئے
اور ایسی دنیا مین وہ بھی ہین جو اپنی بداعمالیون کے باعث مطعون خلائق ہوکر اپنی مدت حیات
پوری کر رہے ہین۔ یا جنکی ترقی کا معراج صرف دنیاوی چندروزہ عیش و آرام ہے

گر غور کرینگے بعد عقل سلیم پر مخفی نہین رہ سکتا کہ انسانی خیالات کتنے ہی متباین اور مختلف کیون نہ واقع ہون تاہم انمین ایک حد مشترک کا وجود یقینی ہے۔

وہ گروہ جسکو اپنے چاہیتے بیٹے۔ مہربان باپ کی لاش اپنے ہاتھون سے اپنی انکھون کے سامنے جلتی آگ مین جھونک دینا گران نہین۔ اور **وہ گروہ** جو اپنے اور بیگانے ہر مردہ کو نہلا دھلا کر زمین مین دفن کر دیتا ہے۔ **وہ گروہ** جو اپنی مان۔ بہن۔ بہو۔ بیٹی کو اجنبی شخص کے سایہ سے بھی دور رکھے۔ اجنبی عورت کو آنکھ بھر کے دیکھنے کا روادار نہین۔ اور **وہ گروہ** جنکی عورتین اسپ‌ین گھوڑون پر سوار ہو کر بازار کا گشت لگائین تھیٹر کی سیر کرین۔ خاوند کے روبرو بھری محفل مین غیر مرد کے گلے مین ہاتھ ڈالکر ناچنے کو مستعد۔ **وہ گروہ** جو اپنے **نبی کریم روف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم** کو خدا کا سچا خلیفہ اور متمم اخلاق۔ ہادی کامل۔ راستباز۔ امر حق کسی حال مین نہ چھپانے والا۔ اسکی کتاب کو منزل من اللہ۔ تمام و کمال مصون و محفوظ۔ اُسکے اصحاب کرام و اہلبیت عظام کو علی قدر المراتب دین کا مضبوط تھم ہدایت کا چمکتا ستارہ۔ اپنی نجات کی کشتی یقین کرے۔ اور **وہ گروہ** جو اُس سچے رسول کو۔ بودا۔ ذلیل۔ سچی تبلیغ نہ کرنے والا قرار دے۔ ملت احمدیہ کے ستون یعنی اصحاب پاک کی شان مین طامع۔ خود غرض۔ غاصب۔ ظالم۔ دشمن دین وغیرہ وغیرہ ناپاک خیالات کا اعتقاد رکھے۔ اور اسکے ازواج کو سیتا کا ہمخیال سمجھکر بری تہمتون سے مشہور کرے۔ جنکو اپنے زعم فاسد مین اپنا معتقد صحیح ٹھہرا رکھا ہے فی الحقیقت انکو ڈرپوک اور مصلحت وقت کی زنجیرون مین سخت جکڑا ہوا مانے۔ وہ گروہ جسکی انکھ۔ جسکے دل مین محبوبان بارگاہ کی وقعت ایسی مستحکم کہ کسی مغوی کے بہکانے کسیکی خوشامد کسیکے دباؤ سے اپنے جادۂ مستقیم سے سرک جانا خلاف شان اسلام سمجھے۔ اور **وہ گروہ** جو بکمال جرات آپکو انبیاء کرام کا

چھوٹا بھائی سمجھے انا بشر مثلکم کا گیت گائے۔ دربار ایزدی مین چوڑے چمار پیر پیمبر سب کو ایک مرتبہ کا جانے۔ **وہ گروہ** جو ہر حال مین اپنی ترقی کو اتباع قوانین شریعت مین منحصر سمجھے۔ کھانا۔ پینا۔ چلنا۔ پھرنا۔ مرنا۔ جینا غرض کہ اپنے تمام حرکات و سکنات مین اپنے ہادی کی غلامی و تابعداری ملحوظ رکھے۔ اور **وہ گروہ** جو قلیل طمع۔ ذرا سے لالچ۔ تھوڑے عروج دنیاوی پر دین و مذہب کو خیرباد کہدے۔ اصول دین و مذہب سے دست بردار ہو جائے۔ اپنے کہے سے آپ مکرے۔ اپنے لکھے پر آپ پانی پھیر دے۔ نہ حلال سے غرض۔ نہ حرام کا خوف۔ ملازمت کی توقع پر گردن مروڑی کھانیکو تیار۔ نیچرل پارٹی مین شرکت ہوسکے تو لحم نجس ہضم کر جائے۔ اسپرٹ کی حلت کا فتویٰ دینے پر آمادہ۔ مسلمانون کی گفتار و رفتار سے متنفر۔ مسلمانون کے کھانے سے بیزار۔ مسلمانون کے لباس سے قطع تعلق۔ مسلمانون کے اسلام سے علٰحدگی اپنے من گڑہت نفس پسند اسلام کی پیرو۔

ان سب خیالات متضادہ غیر متحدہ مین جو چیز حد مشترک خیال کی جاسکتی ہے وہ بجز امید کے اور کوئی نہین۔ انسان جو کچھ بھی کرتا ہے کسی نہ کسی امید سے کرتا ہے۔ وہ امور جنکا تعلق ہماری تمدنی حالت۔ دنیاوی طرز معاشرت سے ہے۔ یا وہ امور جو معاد سے متعلق ہین اُن سب مین امید کی مداخلت کا ایک بڑا حصہ شریک ہے۔ لیکن تجربہ بدیہی طور پر ہدایت کرتا ہے کہ امید ایسی حیرتناک چیز کا نام ہے جسکے ادراک مین عقل جیسی رسا چیز ٹھوکر کھا کر منہ کے بل نہ گرے یہ ناممکن۔ وہ امید جسکے بھروسہ پر انسان آپکو ہر بڑی سی بڑی ترقی اور کامیابی عیش و مسرت کا مستحق سمجھتا ہے وہی امید اسکو ترقی کے وسیع میدان سے ہٹا کر تنزل کے گڈھے مین پھینکدیتی ہے اور رنج و غم کے صدمہ سے انسان ادہ مرا ہو جاتا ہے۔

یون تو توسیع خیال کا سلسلہ کسی حد پر ختم ہی نہین ہوسکتا۔ انسان اپنی امید کو جسقدر چاہے

وسعت دیکر ایک خاص طریقہ اپنے حق مین مفید اور کارآمد تصور کرلے۔ مگر دیکھنا یہ ہی کہ نفس الامر اور حقیقت مین ہماری خیالی امید ہمارے کارآمد بھی ہی یا نہین۔ **قدرت** نے ہمکو اوس امید کے رکھنے کا مجاز بھی کیا ہی یا نہین۔ اوس امید مین ہم قدرتی فیض سے متمتع بھی ہوسکتے ہین یا نہین۔ اگر ہم اوس دیکھ بھال اس جانچ پرتال اس غور و فکر کے ساتھ اپنی امیدون کا سلسلہ قایم کرینگے تو اگرچہ یہ ضرور نہین کہ ہماری تمام امیدین پوری ہوجائین ہر ارادہ مین ہمکو کامیابی حاصل ہو مگر ہمارا خیال ضرور قابل تحسین قرار پایگا۔ اور ہم قدرتی قبولیت کے مستحق ٹھہرینگے ورنہ بجاے خوشی کے رنج و مصیبت کامیابی کے بدلے کمال ذلت و ندامت بھگتنا لازمی اور ضروری بات ہی

زمانہ موجودہ کی رفتار سے ثابت ہی کہ ہر دماغ توسیع خیال اور امید کے نئے نئے پھیلاو کے جوش سے نہایت زور کیساتھ اوبل رہا ہی۔ اپنے اپنے مذاق کے مطابق سبکو ایک خاص دھن لگ رہی ہی۔ **یوروپ** کی سرزمین پر نظر ڈالئے تو چار طرف ترقی کی بڑھتی ہوئی بہارین نظر آوینگی۔ ادنی سے اعلےٰ تک ترقی کی امیدون مین جان لگائے سر کھپائے ہوئے ہی۔ اور پھر یہ ترقی مجرد معاش کے ساتھ محدود نہین بلکہ مذہبی اشاعت مذہبی تائید مین جس سرگرمی کیساتھ مشغول ہین۔ وہ بھی ایک غیر معمولی کوشش ہے۔

قوم ہنود جو دھوتی پرشاد کے نام سے یاد کی جاتی تھی آج اُس قوم نے جابجا متعدد سبھائین قایم کر رکھی ہین۔ اپنے مذہبی حقوق قایم رکھنے کی فکر مین کیسے کچھ مردانہ وار بلیغ کوشش کررہی ہی۔ دنیاوی عروج کے اعتبار سے بھی اونکی حالت زیادہ اطمینان کے قابل ہے **اسلامی فرقون مین** روافض کو دیکھئے کہ ابھی بچہ کی تسمیہ خوانی بھی نہین ہوئی مگر

ضروریات مذہب کا سبق یاد کرادیا۔ باضابطہ انجمنین بھی موجود ہین۔ ایک دوسرے کی مدد بھی کرتا ہی۔ چلکر پھر کر۔ تحریرًا۔ تقریرًا کونسی کوشش اشاعت مذہبی مین اوٹھا رکھی ہے۔ **وہابیہ** کو دیکھئے۔ تو نہایت پختگی کے ساتھ اپنا کام چلا رہے ہین۔ مار بھی کھاتے ہین۔ نکالے بھی جاتے ہین۔ جیلخانہ مین بھی رہتے ہین۔ لیکن کیا مقدور جو ہمت ہار دین پنجاب وآرہ وغیرہ کی باضابطہ مجالس دیکھئے کہ کس زور کیساتھ قایم ہین

نیاچرہ خذلھم اللہ کا تو پوچھنا ہی کیا ہی تھوڑے زمانہ مین دیکھتے دیکھتے کیا کچھ بڑھگئے اور ہنوز اُنکی کیا کیا امیدین ہین۔ مگر صرف ایک **قوم اہل سنت** ہی باقی ہی جسکا شیرازہ باندھنے والا کوئی نہین۔ اس پر حسرت سکین کا نظارا ایسا نہین جو کسی سچے سنی مسلمان کی آنکھ مین خار بنکر کھٹک نہ پیدا کرے اور دلمین بے اختیار کردینے والی حالت نہ پیدا ہوجاے کہ وہ مذہب جسکی سچائی جسکی حقانیت جسکے مقبول خدا ہونیکی خبر خدا کے سچے رسول نے سنائی۔ شرق سے غرب تک جس مذہب کا ڈنکا بجگیا جس مذہب کی ہدایت کیلئے حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اصحاب کرام و اہلبیت عظام نے جس مذہب کی اشاعت مین بحکم اپنی جانین لڑادین جس مذہب کے پیرو بیشمار ابدال واقطاب ہوئے افسوس کہ وہ مذہب دیار ہند مین سفر کی مصیبتین جھیلے۔ اپنے اور پرائے اوسپر سخت سخت وار کرین اور ناقدرے میزبان اوسکی فریاد پر کان نہ دھرین۔ اگرچہ اوسکی قربت ارشادات مقدسہ کا ظہور ہی مگر اوسکے ساتھ ہی ہمکو ہاتھ پاؤن مارے جانیکا بھی حکم ہی۔ اسی بنا پر دلمین آرزو تھی آنکھین منتظر تھین کہ کسیکو اس سچے مذہب کی تائید کا بیڑا اوٹھاے ہوے دیکھین۔ خدا خدا کرکے **ندوۃ العلما** کی آواز کان مین پڑی اور سنا گیا کہ علماء اہل سنت مذہبی تائید اصلاح اہل اسلام کیطرف متوجہ ہوئے ہین۔

بدمذہبی کے استیصال مین اپنی مجموعی قوت کا اثر ڈالنا چاہتے ہین۔ اپنے بھائیونسے رسم ورواج خلاف مذہب چھڑا دینے کی کوشش کرینگے۔ اس مژدہ جانفزا کو سنکر کسقدر مسرت حاصل نہوئی ہوگی مگر افسوس افسوس افسوس کہ ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ٭ اس مبارک فال پر کامل مسرت کے اظہار کا ابھی موقع بھی ہات نہ آیا تھا کہ معاملہ دگرگون ہوگیا۔ ساری امیدین خاک وخون مین ملگئین۔ جو ضروری دیکھ بھال تھی جو غور وفکر ہر امید کے آغاز پر چاہئے اوس سے یک لخت بیرخی کیگئی۔ ظاہری دھوم دھڑکے کو حقیقی کارآمد چیز پر مرجح ٹھہرایا۔ پہلے جلسہ سے ہی گندم نمائی وجو فروشی کا بازار گرم ہوچلا۔ جو وعدے کئے گئے تھے جو امیدین دلائی گئی تھین کارروائی کے وقت اُسکے برعکس ظہور ہوا ؎ ہرکس از دست غیر نالہ کند ٭
سعدی از دست خویشتن فریاد ٭٭

حضرات نہ مین عالم۔ نہ فاضل۔ نہ کہین کا مفتی۔ نہ واعظ۔ ایک کم استعداد شخص ہون۔ مجھکو اپنے بیان سے نہ اظہار قابلیت مقصود۔ نہ مجھے کسیکے مورد الزام بنانیسے مطلب۔ نہ بڑے لوگون کی باتون مین دخل درمعقول کا مجھکو شوق۔ مگر الحمد للہ کہ حنفی سنی المذہب ہون۔ اس اثنا مین جو اپنی آنکھون سے دیکھا۔ کانون سے سُنا اسکو ظاہر کرتا ہون۔ اور وہ بھی اس التجا کیساتھ کہ اے حضرت **صدر صاحب** اے جناب **ناظم صاحب** ہم غربا اہل سنت کے دلون مین جو شکوک مخالفین ندوہ اور ندوہ کے رسایل کے ملاحظہ سے پیدا ہوگئے ہین اگر انکا دفع آپکے اختیار مین ہو تو للہ دیر نہ فرمائے۔ آپکو اپنے دین وایمان کا واسطہ یا آپ آجائے یا ہمکو بلائے اور سمجھا دیجئے۔ اخیرہ وغیرہ پچھلیان صاحبان کی تحریرات سے بھلا کسطرح

ہماری تشفی اور تسکین ہوسکتی ہے۔ ذرا غور تو فرمائے کہ مخالفین آپ پر اعتراض کرین آپ کی پچھلی تحقیقات سے آپکو الزام دین۔ ندوہ کے صدر آپ ناظم آپ اور آپ حضرات سکوت کرین زید عمرو زمین وآسمان کے قلابے ملائین اس کارروائی کا ہمپر کیا اثر ہوسکتا ہے۔

اے میرے مالک اے میرے پروردگار تو میری مدد فرما۔ مین جو کچھ اسوقت لکھنا چاہتا ہون اسکا باعث صرف تیرے محبوب کے محبوب مذہب کی تائید اور سچی محبت کا جوش ہے۔ تجھکو حاضر ناظر مانکر سچی اور اصلی کیفیت بیان کرتا ہون۔ اے راہ راست دکھانے والے۔ اے خطا وغلطی سے بچانیوالے مجھکو زلت اقدام سے نگاہ رکھنا۔ اس کار خیر مین میرا سہارا آسرا صرف تیری ذات پاک پر ہے۔ اور تو ہی میرا مولےٰ اور میرا نصیر اور میرا کفیل ہے۔ وبس۔

اے سنی بھائیو۔ مین اسوقت آپکی معزز خدمات مین خاص **پٹنہ** اور اُسکے نواح کی مختصر کیفیت **ندوة العلما** کے متعلق عرض کرتا ہون۔ کہ ندوہ کا نام اور کام سُنکر ہمارے خیالات **ندوہ** کیساتھ کیسے تھے اور اُسکے قیام کے بعد ہمارے خیالات کیونکر بدلگئے۔ اور اس انقلاب کے اسباب کیا وقوع مین آئے۔ ہان اس پر درد۔ حسرت انگیز۔ عبرت خیز داستان سننے کیلئے ہمہ تن مستعد ہوجائے مگر یاد رکھئے کہ یہ وہ داستان نہین ہے جسکو سنکر آپ اپنے قابو مین رہ سکین۔ مذہبی حمیت آپکو چپکا نہ بیٹھنے دیگی ذرا دونون ہاتھون سے کلیجہ تھام کر بیٹھئے۔

ندوہ کا پہلا جلسہ **کانپور** مین ہوا۔ اگرچہ ایک مہین آواز سے سُنا کہ بعض حضرات کو ندوہ کے کسی خاص طرز پر کچھ کلام ہے جسکی وہ اصلاح چاہتے ہین مگر یہ آواز جلد دھیمی پڑ کر بند

ہوگئی۔ خیال کیا گیا کہ ایسے عظیم الشان جلسہ مین ابھی تو بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہونا چاہئے
یہ کوئی انوکھی اور غیر معمولی بات نہین ہی۔ بعض زواید و فروع پر اگر کسیکو کچھ کلام ہی تو کوئی
بیج کی بات نہین۔ کیونکہ بفضلہ تعالی یہ جلسہ خاص علماء اہل سنت کا ہی فوراً اصلاح ہوجاویگی
اور جلسہ آیندہ تک باتفاق تمام کل بند و بست ہوجائیگا۔ مگر شدنی امر کہ جو ہونا چاہیے تھا وہ
بعض ناشدنی حضرات کی صلاح سے نہوا جیون جیون جلسہ کے ایام قریب آتے گئے اوسیقدر
حضرات ندوہ کی سمجھ مین پھیر آتا گیا۔ اچنبا ہوگیا کہ جلسہ تو علماء اہل سنت کا۔ اعلی مقصد اسکا
مذہبی تائید مگر پٹنہ اور اوسکے نواح کے نوعمر۔ آزادوش۔ انگریزی خوان۔ بیقید حضرات کے
مزاج مین ندوہ کے ساتھ زیادہ دلچسپی۔ اور رغبت پائی گئی۔ اس حالت کے معائنہ نے
حیرت مین ڈالدیا کہ بارخدایا یہ کیا معاملہ ہی۔ ان حضرات کو علماء اہل سنت کے جلسہ کیساتھ
موافقت اسکی مدح سرائی سے کیا علاقہ۔ مگر تاہم جلسہ کا انتظار باقی رہا۔ لیکن ہائے
ندوہ تیری بدنصیبی کہ تو جن نادان دوستون کے ہاتھ مین ہی۔ اونھون نے دوسرے
جلسہ مین بھی تیری اصلاح نہ کری۔ اصلاح کسکی۔ اور زیادہ فساد بڑھا دیے۔ اس دوسرے
جلسہ کے بعد سے تو مبہم مخالفت کی آوازین آنا شروع ہوئین مگر اسی پیرایہ مین کہ جلسہ اصلاح
ہونا چاہیے۔ اور اسکے ساتھ ہی **ارباب ندوہ** کی زبان سے خواستگاران اصلاح کی
نسبت نفسانیت وغیرہ الفاظ بھی سنے گئے اور اخبارون مین بھی اونپر طعن و تشنیع شروع
ہوگئی۔ تیسرے جلسہ کے قریب مین تو کھلم کھلا مخالفین ندوہ کے نام لے لیکر خلاف تہذیب
الفاظ شایع کیے گئے۔ یہ سانحہ دیکھکر نہایت تعجب ہوا کہ ندوہ اصلاح کیلئے قایم ہوا ہی یا
اور نئے نئے جھگڑے پیدا کرنا چاہتا ہی۔ ابھی تک مفصلاً مخالفین کی مخالفت کا اصل حال
نہ ظاہر ہوا تھا کہ مولانا **شاہ عبد القادر** صاحب بدایونی کا خط مطبوعہ نظر سے گزرا۔

جسپر خوض نظر کرنیسے واضح ہوا کہ مولانا صاحب موصوف ندوہ کے توڑنیکی فکر مین نہین ہین
بلکہ ارباب ندوہ کو صلاح دیتے ہین کہ ندوہ خاص اہل سنت والجماعت کا ندوہ ہی۔
آج تک جسقدر کارروائی مخالف و مضر مذہب اہل سنت واقع ہوئی اوس سے رجوع شایع
کیا جائے اور اس مضمون کو بدلائل عقلیہ و نقلیہ نہایت تہذیب و متانت کیساتھ بیان
فرمایا ہی۔ اسی عرصہ مین مراسلات و سوالات بھی دیکھنے مین آئے جن مین نہایت الحاح
کیساتھ ناظم صاحب سے اصلاح مفاسد کی استدعا کی گئی ہی۔ اس تفصیلی کیفیت پر اطلاع
پاکر جو افسوس اور صدمہ ہوا اوسکی اظہار کی ضرورت نہین۔ پھر تو یوماً فیوماً **ارباب**
ندوہ کے ہاتھون **ندوہ** کی مٹی زیادہ پلید ہوتی گئی قسم قسم کی شناعات آمیز تحریرین
ارباب ندوہ شایع کرنے لگے۔ جنکے جوابات مین علماء اہل سنت نے ندوہ کی کارروائی
کا مخالف و مضر مذہب اہل سنت ہونا آیات و احادیث و تحقیق سلف سے آفتاب
کیطرح ثابت کردیا۔ بلکہ خود اراکین ندوہ کی سابقہ تحقیقات کو اونکے الزام مین
نہایت وضاحت کیساتھ پیش فرمایا۔ خاص **پٹنہ** مین بھی بعض نئی اپچ والے حضرات
کے عالی دماغ مین اظہار قابلیت کی امنگ آزادی کی ترنگ سے تصنیف کا شوق
سمایا۔ لمبی چوڑی مگر دور از کار اور عوام کو دھوکا دینی والی تحریرات سے **ارباب**
ندوہ کی چاپلوسی کا ذمہ لیا۔ اور **ندوہ** کے عالم بن بیٹھے۔ ادھر **اراکین**
ندوہ نے دوڑ دوڑ کر ہات کے داو پٹنہ و بہار وغیرہا کی پھیری شروع کی
اور الٹا مطلب سمجھا کر اغواء عوام مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا مگر بمصداق
لکل فرعون موسی خدا تعالی نے اپنے محبوب کے **محبوب مذہب**
کی حمایت کیلئے سچے دیندار دین کے سچے فدائیون کو متوجہ کردیا۔ ندوہ کے

مفاسد پر مطلع ہوکر بدل و جان تائید **مذہب اہل سنت** کیلئے نہایت علو ہمتی کیساتھ کھڑے ہوگئے۔ اس مقام پر ہم بالخصوص حضرت عظیم البرکت والا درجت بقیۃ السلف حجۃ الخلف مقبول بارگاہ احد جناب سیدنا و مولانا شاہ **امین احمد** صاحب بہاری صاحب سجادہ درگاہ فلک اشتباہ حضرت مخدوم **شرف الدین یحیی منیری**۔ والا جناب صاحب وجد و تمکین حامی دین متین حضرت شاہ **بدر الدین** صاحب۔ صاحب سجادہ پھلواری شریف۔ جامع المفاخر والمناقب حضرت جناب مولانا سید شاہ **محمد اکبر** صاحب ابو العلائی سجادہ نشین داناپور۔ والا درجت حضرت جناب مولانا شاہ سید **نصیر الحق** صاحب چشتی نظامی۔ حضرت جناب مولانا سید شاہ **عزیز الدین** صاحب حنفی فخری ابو العلائی۔ فاضل یگانہ وحید زمانہ جناب مولانا سید عبد العزیز صاحب حنفی صابری انبہٹوی۔ جناب مولانا حافظ **رحیم اللہ** صاحب اکبرابادی۔ حامی شرع مبین جناب مولانا حافظ **محمد فتح الدین** صاحب حضرت جناب مولانا **محمد امیر علی** صاحب۔ حضرت حامی سنن ماحی فتن لقمان زمان فلاطون دوران جناب مولانا مولوی حکیم یوسف حسن صاحب حنفی قادری۔ معین ملت حنفیہ جناب مولوی **عبد الباری** صاحب نعمانی حاجی پوری مدرس مدرسہ حنفیہ جرہوہ ناصر دین رسالت پناہ جناب مولوی اسد اللہ صاحب منیری۔ جناب مولانا قاری **نور محمد** صاحب۔ جناب مولانا **عبد الواحد** خان صاحب۔ جناب مولانا **امین الدین احمد** صاحب۔ جناب مولانا حاجی شاہ **اقبال علی** صاحب بہاری۔ و بالخصوص جناب مولوی حافظ قاضی **عبد الوحید** غلام صدیق صاحب حنفی فردوسی کی قابل قدر سعی مشکور و جوش مذہبی کو ہرگز فراموش نہیں کرسکتے کہ ان بابرکت حضرات نے **ندوہ** کے

مفاسد پر مطلع ہوکر اصلاح مفاسد مین تحریراً و تقریراً بہت کچھ کوشش فرمائی۔ اور جب اصلاح کیطرف سے مایوسی ہوگئی اوسوقت بمصداق کلا یخافون لومۃ لائم تائید دین و حمایت شرع متین کیلیے سینہ سپر ہوکر کھڑے ہوگئے۔

یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ حضرات اہل سنت کے ہات مین دوزخ کی کنجی نہین دیدی گئی کہ کسیکو اوس کے اندر نہ گھسنے دین۔ قفل لگا دین۔ سبکو اپنا ہمخیال **سنی** بنالین۔ اور نہ وہ ایسا خیال کرسکتے ہین۔ کیونکہ **تعلیمات مصطفویہ** کو وہ کسی وقت مین نہین بھلا سکتے۔ وہ بخوبی سمجھتے ہین کہ جب چشمۂ نبوت جاری ہوا اوسوقت بھی بہت سے محرومان ازلی کے لب تک اوسکا ایک قطرۂ ہدایت نہ پہونچا آیات بینہ۔ معجزات جلیہ کے مشاہدہ پر بھی تمام کفار ایمان نہ لائے۔ حضرت مولا علی اعلی جنکو اگر علمی حیثیت سے دیکھا جائے تو انا مدینۃ العلم و علی بابھا آنحضرت کے کمال علم و فضل پر شاہد۔ اون سے بڑھکر تو درکنار اون جیسا ہی آج کوئی عالم ہوسکتا ہے۔ قوت و طاقت پر اگر غور کیجئے تو ایک اشارہ مین در خیبر کو برگ کاہ کی طرح اوٹھاکر پھینک دینے والا اونکے سوا اور کون ہے اسد اللہ الغالب کسکا خطاب ہے۔ عرفان و ولایت کی نظر سے تو رسول کریم کا خلیفہ چارمی۔ ڈرایا دھمکایا۔ سمجھایا۔ اگ مین بھی جلایا۔ قتل بھی کیا مگر سبکو ایک رائے نہ بنا سکے مختلف خیالات کو اکھٹا کرکے خانہ جنگی نہ مٹا سکے **روافض**۔ **خوارج** آجتک موجود ہین۔ حضرات مجمع البرکات علماء و مشائخ کرام پٹنہ۔ بہار کی تائید ظاہری و باطنی سے صدہا ناواقفین **ارباب ندوہ** کے مکر و فریب سے بحمد اللہ نجات پاگئے پھر اگر ذاتی اعراض مین ڈوبے ہوئے حضرات جوامر حق کانون سے

بیٹھین - یا بعض تقیہ شعار وہابی اور آزادی پسند طبایع جنکے دماغون مین
خود بینی و خود نمائی کا مادہ جمع ہی جنکے حرکات و سکنات سے ہر شخص الحفیظ کہکر دور
بھاگے جنکی صادق القول پر اونکا کہکر مکر جانا مانکر پھر جانا شاہد ہی - جنکو ہر مجلس کے
نقل بنے کا شوق غالب ہو وہ اگر ندوہ کے دلدادہ ہی بنے رہین تو حضرات
کی مشکوری سعی مین خلل اندازی نہین ہوسکتی - چنانچہ جب مختلف بلاد سے علماء
اہل سنت کی متعدد تحریرین پہونچین اوسوقت ہمارے شہر کے بعض نوعمر
صاحبان نے ارکین ندوہ کے پھٹے مین اپنی ٹانگ اڑانیکا قصد کیا - اپنی
بلند ہمتی سے یہ کوشش کی کہ اونکی نورانی پیشانی سے کلنگ کا ٹیکہ میٹ دین - گویہ
سچ ہی کہ قسمت کا لکھا کس سے مٹ سکتا ہی مگر یہی ہمت کی کہ جوبات صدر و ناظم
سے نہوسکی اوسپر کمر بستگی کی ٹھرائی - وہ کیا - یعنی مخالفین ندوہ کے اعتراضات
کا دفع جس سے صدر و ناظم آجتک جان چرائے پھرتے ہین - غرض کہ ارباب ندوہ
کی محبت ندوہ کی تائید مین ایک رسالہ مسمی بہ ہدایت العام - چھاپکر
نہایت تفاخر کیساتھ پبلک مین شایع کیا - بعدہ رسالہ تائید الندوہ و دیگر
تحریرات و تقریرات چھپوایا کیئے -

واضح ہو کہ حضرات اہل سنت بہ نسبت جنگ کے صلح کو زیادہ پسند کرتے ہین
اور یہی وجہ ہی کہ جزیہ قتال پر مقدم کیا گیا ہی - بناءً علیہ جب موید صاحب نے
تائید الندوہ پر تعلیان شروع کین اور عوام کو دہوکا دینا چاہا - لہذا اول وہلہ مین
تحریری جواب سے قطع نظر کیگئی - مناسب سمجھکر بامید اصلاح مولوی حافظ قاضی محمد
عبد الوحید صاحب غلام صدیق رضحنفی نے بذریعہ خاص تحریر کے اطلاع دی کہ ہمکو

اصلاح منظور ہی - ندوہ کا اعدام ہمارا مقصد نہین اگر مرضی مبارک ہو تو غریب خانہ کو اپنا گھر
سمجھکر صرف تائید دین و اصلاح مین المسلمین کی غرض سے تشریف لے آئے - اگر یہان آنے
مین کسر شان متصور ہی - تو مولوی عبد الباری صاحب کے مکان پر ہمکو طلب فرما لیجئے
ہم اور آپ اکابر اہل علم کے مواجہہ مین امور نزاعیہ کا تصفیہ کرلین - ہمارے سنی بھائی
سمجھتے ہونگے کہ احقاق حق مین کون سنی تامل کرسکتا ہی - اس تحریر کے جواب مین
مذہبی جوش - دینی حمیت کشان کشان موید صاحب کو قاضی صاحب کے مکان پر
لے آئی ہوگی - نہین نہین یہ نہوا بلکہ مفتی اعظم کے فتوے نے اپنا رنگ جمایا - صدر
منعم کی تقلید کیگئی - یعنی تحریر ہضم - جواب ندارد - وہی سکوت محض کی ٹھہرائی - شہر خموشان
مین جا بسے - پھر زبانی پیام دیا گیا کہ حضرت سمجھا دینے سمجھ لینے سے کیون گریز ہی
ہمارا کوئی ذاتی دنیاوی معاملہ نہین - امر مذہبی ہی - پھر آپ کیون نہین آتے یا ہمکو
بلاتے - جواب ملا کہ آئینگے - مگر وہی ناظم صاحب جیسا آنا کہ نہ آنا تھا اور نہ آئے -
جب یہ دوسری تحریک بھی غیر موثر ثابت ہوئی اتمام حجت کیلئے سہ بارہ یاد دہانی
کی گئی کہ حضرت اگر آپ کو رونق افروزی مین کوئی تامل ہی تو ہمکو آنیکی کیون اجازت
نہین دیجاتی - جواب آیا کہ رسالہ بازی کیجئے ہم بھی مستعد ہین - اگرچہ جو شخص سرسری
طور پر بھی تائید الندوہ کو ملاحظہ کریگا بشرطیکہ قدرتی طور پر عقل سے کورا نہو اوسپر یہ امر
مخفی نہین رہسکتا کہ رسالہ مذکور مین مخالفین کے کسی اعتراض پر تفصیلاً یا اجمالاً بحث
نہین کیگئی - ایک طول فضول خارج از بحث بیان سے تقریر کو طوالت دی ہی -
مگر ہر عامی طبیعت کو اس جانچ پرتال کی کہان قوت ہی - لہذا اونکی ہدایت کی غرض سے
جناب مولوی حافظ قاضی عبد الوحید صاحب غلام صدیق حنفی نے رسالہ تسوید الندوہ کے

تالیف کا ارادہ فرمایا۔ برا ہو اس نافہمی کا کہ انسان کو کیا کیا ناچ نہین نچاتی۔ اظہار قابلیت اور مدح و ستایش کیلئے تایید الندوہ کیا کم تھا کہ دوبارہ پھر اوچھل پڑے اور ہدایۃ المخلوق شایع کردی۔ ہمون آش در کاسہ کہ ندوہ بہت اچھا ہی۔ خواستگاران صلاح نیش زنی کرتے ہین۔ باقی مخالفین کیا رخنہ اندازی کرتے ہین۔ اونکے اعتراضات کی جوابدہی اسکی تو استاد اعظم صدر مکرم۔ ناظم معظم نے پٹّی ہی نہین پڑھائی ہی۔ چنانچہ اُسکے جواب مین رسالہ فغان اسلام نے شایع ہو کر دلپسندی اور قبولیت نامہ کا شرف حاصل کیا۔

اسکے بعد مولوی قاضی محمد عبد الوحید صاحب نے دربارہ تفضیل شیخین و مفاسد ندوہ مولوی حفیظ اللہ صاحب سے گفتگو فرمائی اور مولوی حفیظ اللہ صاحب جوابدہ نہ ہو سکے۔ مگر واہ رے بہادر کہ اپنی خجالت مٹانیکے واسطے یہ تدبیر سوچی کہ حکیم عبد الحمید صاحب صادقپوری کو لگا بجھا کر تقریر پر آمادہ کیا۔ جناب مولوی حکیم یوسف حسن صاحب اور مولوی قاضی محمد عبد الوحید صاحب حکیم صاحب موصوف کی خدمت مین پہونچے اور دیر تک گفتگو فرمائی حکیم صاحب نے اوسوقت تمام اعتراضات تسلیم کئے اور ندوہ کے پُر مفاسد ہونیکا اقرار فرمایا۔ مگر کیا اچھا ہوتا جو یہ اقرار سچے دل سے ہوتا۔ دفع الوقتی + ملحوظ نہ ہوتی۔ مگر ہان ہان وہ اپنے صدر معظم کی سنت کو کسطرح ترک کر سکتے تھے۔

اے سنی بھائیو تمکو اپنے سچے مذہب کا واسطہ۔ انصاف سے کہنا کہ ان امور کے مشاہدہ اس تجربہ کے بعد بھی کیا کسی سنی المذہب کو ندوہ کے ساتھ دلچسپی قایم رہ سکتی تھی۔ ارباب ندوہ کا یہ سکوت یہ اعراض و اغماض یہ کتمان عن الحق کیا ندوہ سے علحدگی اور سخت نفرت و بددلی پیدا کر دینے کا قوی سبب نہ تھا ندوہ کے دیگر ارکین وہابیہ و نیچریہ کو جانے دیجئے۔ خاص پٹنہ کی حالت پر غور کیجئے کہ ح

وہابی تھے سبکو ندوہ کے ساتھ ایک خاص تعلق اور پرجوش خلوص ہی۔ حکیم عبد الحمید صاحب صادقپوری کو کون نہین جانتا کہ پکے غیر مقلد ہین۔ حکیم علی حیدر صاحب سے کون ناواقف ہی کہ لامذہب مایل برفض ہین۔ اجی حضرت کسکا رفض کیسی وہابیت۔ خدائی کا دعوی اب نہین کرتے۔ مولوی حفیظ اللہ کو سب جانتے ہین کہ بدمذہب غیر مقلد ہین۔ علی ہذا القیاس مولوی حکیم عبد اللطیف۔ مولوی حکیم عبد الباری صاحب۔ مولوی عبد الرؤف صاحب۔ مولوی عبد الحکیم صاحب صادقپوری و مولوی عبد الرحیم صاحب تمنو نہوی و مولوی شمس الحق صاحب ساکن ڈیانوان انکا تو مذہب کیا کوئی دبی چھپی بات ہی۔ لیکن یہ سب حضرات سچے دل سے ندوی ہین۔ یہ امر بھی ضرور ایسا ہی کہ جب سنّی کے کان تک دیگر مفاسد ندوہ مطلقاً نہ پہونچے ہون وہ صرف ان حضرات کی موافقت دیکھکر ندوہ کیطرف قدم نہین اوٹھا سکتا۔ وہ ضرور ندوہ سے دور رہنے کی کوشش کریگا۔ ہان حضرت مولانا مولوی محمد عظیم صاحب سنی حنفی دام مجدہ کو البتہ فریب دیکر بظاہر اپنا کر لیا ہی۔ مگر انصاف یہ ہی۔ کہ مولانا ممدوح سے بڑھکر کوئی مخالف ندوہ نہین رسالہ اتفاق کے مضامین سنا کر دیکھ لیجئے کہ کیا فرماتے ہین۔ فتوی حیدرآباد مصدقہ مفتی لطف اللہ صاحب صدر ندوہ ملاحظہ کرائے تو معلوم ہو کہ ندوہ کا سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے اونکے اعزہ اونکے متبعین سے دریافت کیجئے کہ وہ کیا کہتے ہین۔ علاوہ برین حضرت افضل الفضلا اکمل الکملا فقیہ امجد محدث ارشد جناب مولانا مولوی محمد کمال صاحب قبلہ مدظلہ و استاذ الاستاذ عزیزی مولوی قاضی عبد الوحید صاحب سلمہ کا حال دریافت کرنا بھی نہایت ضرور ہی کہ جناب ممدوح ندوہ کے ساتھ کیا خیال رکھتے ہین۔ خیالات ندوہ کو اچھا بتاتے ہین یا سراسر مضر فی الدین۔ رہے مولوی ظہیر حسن صاحب شوق نیموی۔ اونکی نسبت یہ کہنا بیجا نہین کہ وہ اس جانب توجہ نہین رکھتے خدمت

احادیث نبوی صلعم سے انھین فرصت کب ملتی ہو۔ جو کتب ندوہ سے مواقع ضلالت
والحاد نکالین اور عوام کو اُسکے فساد سے روکین۔ مدح سرایان ندوہ کے ظاہری
مجرب باتون پر اعتماد کرلیا ہو۔ وبس۔ ورنہ اگر واقع مین رسالہ اتفاق ومضامین
نظم ونثر ورو ادہاے ندوہ دیکھین اور انصاف ہاتھ سے نہ دین تو یقین ہو کہ
مخالفین ندوہ کی فہرست مین پہلی جگہ لینگے۔ اور سب سے بڑا واقعہ
ناظم ودیگر اراکین واصول ندوہ کا پٹنہ وبہار مین مناظرہ کی دعوت دینا اپنی
اسپیچون مین نہایت زور کے ساتھ ہل من مبارز پکارنا اور علماء اہل سنت کے
پہونچنے پر متعدد تقاضون پر بھی ہمت نہ باندھنا اور کمال غیرت ودینداری
کے ساتھ گھر کی راہ لینا تو ارباب ندوہ کی نفسانیت اور مخالفین ندوہ
کی حقانیت کی کھلی دلیل اور روشن حجت ہی جسکے مشاہدہ کے بعد کوئی
سلیم الطبع ندوہ کی موافقت کا دم بھر ہی نہین سکتا۔ چنانچہ یہ واقعہ تفصیل کے
ساتھ رسالہ مرآۃ الندوہ مطبوعہ پٹنہ مین شایع ہوچکا ہی۔ اس مقام پر اکابر
علماے اہل سنت صاحبگنج گیا کی سعی بلیغ وکمال جانفشانی بھی دل سے بھولنے
کی نہین اس خوبی سے ندوہ مخذولہ کی سرکوبی فرمائی کہ اوسکے منحوس قدم کو اوس
نواح مین جمنے نہ دیا یعنی حضرت مولانا مولوی فصاحت عالم صاحب مدظلہ
تلمیذ رشید صدر ندوہ نے مولوی ابوالخیر صاحبزادہ مولوی امانت اللہ صاحب
رکن ندوہ سے مجمع عام مین مناظرہ فرماکر نہایت ہی ساکت کیا۔ ندوہ کے شناعات
بتاکر اہل سنت کو ضلالت ندوہ سے بچایا۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ اور جناب مولانا
بشارت کریم صاحب محدث دام مجدہ نے مولوی امانت اللہ صاحب سے

استدعاے کنارہ کشی از ندوہ فرمائی۔ فساد کی اصلاح چاہی مگر کون سنتا ہی۔ اسیطرح
مولانا کریم رضا۔ مولانا عبدالقادر۔ مولانا محمد صادق۔ مولانا مظاہر حسن۔ مولانا عبدالرحمن
مولانا فدا محمد۔ مولانا جعفر حسن۔ مولانا عبدالقیوم۔ مولانا تبارک حسین۔ مولانا ظہور احمد
صاحبان علماے اہل سنت صاحبگنج سلمہم اللہ تعالے نے بھی خوب
جان لڑاکر ندوہ کی کالی بلا کو شہر مین آنے نہ دیا۔ اور لیجیے بعض ارباب ندوہ
نے پٹنہ مین ایک یتیم خانہ قایم کیا ہی۔ جان وجانان ندوہ شاہ سلیمان صاحب
ولد حکیم شیخ داؤد صاحب گہیگٹی اُسمین بلاے ہوئے آئے اور نہایت پرزور
اسپیچ مین ایمان کا مدار صرف کلمہ گوئی اور سجود الی الکعبہ پر ٹھہراکر ضروریات
دین کو بیکار اور مہمل بتایا۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ اسی عرصہ مین صاحب تایید
کی ایک اور تقریر مقصد نامی نظر سے گزری جسمین ندوہ کے محامد ومحاسن کے گیت گائے
ہین اور صحابۂ کرام کے اسماے طیبہ نہایت گستاخی و دیدہ دہنی سے لیے ہین
اس حرکت لایعنی پر صاحب مقصد کے بعض اعزہ کو میرے حرارت مذہبی پیدا
ہوئی اور جوش انتقام مین انھون نے اپنی خواہش ظاہر فرمائی۔ چونکہ ان تحریرات
پر حضرت مصنف کو بہت کچھ ناز ہی اور ابتک عوام کالانعام کے سامنے بڑھ بڑھ کر
باتین بنائی جاتی ہین اور اپنی طلاقت لسانی اور طراری سے جسکو چاہا جاہل بیوقوف
طفل مکتب ٹھہرادیا۔ لہذا ایک مختصر تحریر تہدید الندوہ نامی ملقب بہ لقب
تاریخی تاکید الحسنہ رد تایید الندوہ۔ (جو سنہ ۱۳۱۲ھ مین تیار ہوئی تھی) مین
ان تحریرات کے متعلق بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھدینا ضرور ہی۔ ہم یہ بات سابقاً ظاہر
حلکہ ان تحریرات مین مخالفین کے کسی اعتراض کے متعلق کوئی بحث نہین کیگئی

بڑے وکینہ

بلکہ حتمی ارادہ کرلیا ہی کہ اپنی کہے جاوینگے. دوسرے کی ہرگز نہ سُنینگے۔ ایک اپنی
من گھڑت فرضی بات کو مخالفین کے سر تھوپ کر طومار باندھ دینے سے غرض۔
لہذا معذرت کردیگئی مگر تھوڑے دنون بعد صاحب تائید الندوہ کی خودبینی وخودنمائی
نے اُن اعزہ کو دوبارہ سخت فرمایش پر مجبور کیا جسکو مین اب رد نہ کرسکا۔ پس
حضرات ناظرین صاحب تائید کی اسلمیت طبع کا اندازہ فرمائین

ندوۃ العلما کے بعض حضرات مخالف ہین بلکہ بنا ہوا کھیل بگاڑنے کی فکر کر رہے ہین
ندوہ بازیچہ اطفال ہی اس سے سردست ہمکو کوئی بحث نہین بلکہ **بمصداق**
اھل البیت ادری بما فی البیت۔ ندوہ ضرور کھیل ہی۔ لیکن کوئی سلیم الطبع۔
صحیح ہوش وحواس والا۔ انسان اصلاح کو خرابی بنانیکو بگاڑنا تصور نہین کرسکتا۔
حضرت سلامت ع نہ ہر کسے کہ کلہ کج نہاد وکج بہ نشست ۞ کلاہ داری
وآئین خسروی داند ۞ ہزار نکتۂ باریک تر زمو اینجا است ۞ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ۞
سلطان نام رکھنے سے انسان بادشاہ نہین ہوجاتا۔ سیاہ فام شخص کا نام
جمیل رکھدینے سے اُسکی صورت کا عیب زایل ہوجائے یہ ناممکن۔ اسلم نام
ضرور ہی مگر تجربہ شہادت دیتا ہی کہ فی الحقیقت عقل سلیم سے کچھ علاقہ نہین۔ عجلت
مزاجی نے جو مقتضائے سن وسال ہی اس غور کی آپ کو مہلت ندی کہ مخالفین ندوہ
بنا بنایا ندوہ بگاڑنا چاہتے ہین۔ یا اُسکی بگڑی حالت خراب خستہ حالت کے
سنوارنے درست کرنیکے درپے ہین۔ نادان بچے آگ پکڑنیکے لئے گھٹنون کے
بل دوڑین۔ آگ کی حقیقت جاننے والے ڈرا کر دھمکا کر اُنکو روکین تو گو یہ ڈرانا
دھمکانا۔ بازرکھنا دلگیر حالت پیدا کرے مگر فی الحقیقت وہی مفید اور نافع ہی مولانا

ب ہے

تائید الندوہ۔ اِنحضرات کی عقل سے سخت تعجب ہی کہ کسوجہ سے مخالفت شروع کی
کانون کے کچے اور عقل سے بے بہرہ ایسے ہی ہوتے ہین کہ ساری گلستان پڑھ چکے
مگر یہ نہ سمجھے کہ حکایت حکایت کیا لکھا ہی۔ ابتک آپ پر وجوہ مخالفت ظاہر نہوئے۔
یون تو قدرت کی ہر عطیہ نعمت بڑی چیز ہی مگر ایک آنکھ وہ نعمت عظمیٰ ہی جسکے نہونے
پر بہت سی لذتون سے انسان محروم رہتا ہی۔ اور زیادہ افسوسناک اُس شخص کی
حالت ہی جو اُس نعمت کو رکھکر اُس سے فیضیاب اور متمتع نہو۔ یہ بات بعید از قیاس
ہی کہ مخالفین کے رسایل آپ تک نہ پہونچے ہون۔ دور کیون جائیے خود مولوی حافظ
قاضی عبدالوحید صاحب رسایل بھیجتے رہے ہین۔ پھر آنکھین رکھکر اُنسے وہ کام نلینا
جسکے لئے وہ عطا کیگئی ہین یہ بھی آپکی سلامتی عقل کی دلیل ہی۔

تائید الندوہ اگر یہ خیال ہی کہ مختلف خیالات کے لوگ کیون شریک کئے
جاتے ہین مقلد غیر مقلد نیچری کیون بُلائے جاتے ہین۔ جب باین ادعا علم وفضل
ناظم صاحب نے غیر مقلدین کے اختلاف کو حنفی شافعی جیسا اختلاف ٹھہرایا۔
آپ کے **حقانی** صاحب شیعہ سُنی کے اختلافیات کو ظنی بتا چکے اور ندوہ اُسکو
پاس کرچکا پھر اگر آپ نے **مقلدین** کو غیر مقلدین اور نیاچرہ جیسا بتایا تو کوئی
غیر معمولی اور تعجب انگیز خیال نہین ہوسکتا۔ لیکن افسوس یہ ہی کہ علماء اہل سنت پر کیون
یہ تہمت دھری جاتی ہی۔ کہ مقلد کیون بلائے گئے ذرا تو سوچنا تھا کہ حضرات اہلسنت
کسطرح کہہ سکتے تھے کہ مقلدین کیون بلائے جاتے ہین۔ البتہ اگر مقلدین سے
مقلدین ہوا وہوس مُراد ہین تو یہ ضرور پتہ کی بات ہی۔ اور نیز جب آپ کے بڑے
بڑے وکنیت ودیگر مفاسد پر پردہ ڈالکر اصل مطلب کو اُڑا جائین۔ پھر آپسے کیا گلہ۔

مگر جاننے والے جانتے ہین عقل والے سمجھتے ہین کہ مجرد شرکت پر علما اہل سنت کا اعتراض نہین۔ ہان اُنکی رکنیت کے ضرور مخالف ہین جسکا عدم جواز قرآن و حدیث و تحقیق سلف صالحین سے متعدد رسائل مین بخوبی ثابت کردیا۔ ورنہ یون ہمارے علما کے وعظ مین روافض۔ وہابیہ۔ نیچریہ۔ تو درکنار کوئی عیسائی چلا آئے۔ کوئی مشرک آبیٹھے تو اگرچہ آپ کے صدر صاحب کیطرح اُسکو بہ ذیل علماء دین شامل فرماکر اُسکا اعزاز و اکرام نہ کرینگے مگر اُسکا نکال دینا بھی کب ضرور ہی۔ یا اُنکی ہدایت اونکے دفع اوہام یا مباہلہ یا مناظرہ مشروعہ کیلئے اُنکی شرکت و اجتماع نادرست ہی۔ اجی حضرت اگر کچھ بھی عقل سلیم ہی تو سمجھلو کہ ان امور کو رکنیت سے کیا علاقہ۔ مجلس دینی مین مبتدعین کی تعظیم و تکریم اُنکو مسند رسول اللہ پر بٹھانا اُنسے وعظ کہوانا یہ امور ضرور خلاف منشاء قرآن و حدیث و داخل **دکون منھی عنہ** ہین۔

تائید الندوہ کیونکہ جب تک مختلف خیالات کے لوگ مجتمع نہونگے اصلاح کیونکر ہوسکتی ہی۔ حضرت سلامت مختلف المذاہب اشخاص کی رکنیت کا جو لازمی اور لابدی نتیجہ تھا وہ اسی تھوڑی مدت مین ظاہر ہوگیا کہ مذہب اہل سنت سے **حضرات ندوہ** کو دست برداری ہی کرتے بنی۔ اس طوفان بے تمیزی سے اصلاح کی امید رکھنا کامل جنون نہین تو اور کیا ہی۔ اگر عقل سلیم رکھتے ہوتے تو یہ سمجھ لینا کچھ دشوار نہوتا کہ جسکو صلاح صلاح پکارا جاتا ہی وہی **فساد فی الدین** ہی۔ یہ تو فرمائیے کہ اگر حضرات اہل سنت کی حالت اصلاح کی محتاج ہی تو مخالفین اہل سنت کے اجتماع سے کیا سروکار اور مخالفین مذاہب اہل سنت کی اگر اصلاح منظور ہی تو اُنسے توبہ کرائیے۔ اور جب نہیا ورنہ وہ پھر طوطے کیطرح ایک لفظ منہ سے بول دینا اس سے بجز لسانی کے

اور کیا متصور ہے۔

تائید الندوہ آپس مین اتفاق پیدا کرنیکے لئے ضرور ہی کہ مختلف مشارب کے حضرات جمع کئے جاوین جو بات مشورہ سے طے پاجائے اُسکو ہر فریق اپنے معتقدین مین پھیلائے اور کاربند ہونیکی تحریک کرے۔ آپس کے اتفاق کی بھی ایک ہی کہی مگر کیا اچھا ہوتا جو ذرا تشریح کے ساتھ اس مطلب کو ادا فرماتے۔ ذرا فرماےئے تو سہی کہ مثلاً شیعہ۔ سنی۔ یا سنی و نیچری کے باہم اتفاق پیدا ہونیکی کیا کیا صورتین ہین۔ یہی نان کہ شیعہ و نیچری و غیر مقلد وغیرہ اپنے عقاید باطلہ سے تایب ہوکر سنی ہوجائین۔ اگر ایسا ہی تو چشم ما روشن و دل ما شاد۔ لیکن اسکا وقوع ایک مجرد خیال خام۔ اور اگر یہ منظور نہین تو پھر یہ صورت ہی کہ کچھ یہ چھوڑین کچھ وہ چھوڑین سنی شیعہ کو بُرا اور بد مذہب نہ جانین شیعہ سنیون کے ساتھ ایسا معاملہ کرین پھر بھاڑکے جن الفاظ سے چاہئے ادا کیجئے۔ خلاصہ مطلب یہی ہی کہ سنی اپنا قدیم مذہب چھوڑکر نیچریہ کیطرح آزاد ہوجائین ورنہ جب تک **روافض** حضرات صحابہ کرام پر تبرا کرنا اپنا فرض مذہبی سمجھے ہوئے ہین و غیر ذالک اور ہم اہل سنت صحابہ کرام کی محبت و تعظیم۔ اُنپر تبرا کرنے والون کی عداوت و بغض تحقیر و اہانت کو اپنے ایمان کا جزو اعظم کمال جانتے ہین۔ ہمارے اور اُنکے اتفاق کے کیا معنی۔ حضرات علماء اہل سنت ہدایت عوام مین مبتدعین کے مشورہ کے محتاج نہ اُنکے بتائے ہوئے پر کاربند ہوسکتے ہین۔ احادیث نبویہ۔ اقوال صحابۂ کرام ارشادات اہلبیت عظام۔ تحقیقات سلف صالحین ہمارے واسطے کافی و وافی۔ بد مذہبون کے صلاح و مشورہ پر اپنے مذہب کا دار و مدار رکھنا اہل سنت کا کام نہین۔ اگر مذہبی امور ندوہ سے مستثنٰی ہین کسی دنیاوی امر مین گئی

خاص شورہ منظور ہی۔ پھر ندوہ کو مذہبی جلسہ کہنا فضول =
تائید الندوہ جسطرح گھر بیٹھے کوئی کام نہین ہو سکتا اُسیطرح صرف چند
ہمخیال حضرات کے ایک جگہہ مجتمع ہونے سے بخوبی انجام نہین پا سکتا جب تک
جس کام کیلئے مقلد۔ غیر مقلد نیچری وغیرہ یکدل نہون وُہ ہرگز بوجہ احسن سرانجام
نہ پاویگا۔ کیا تم اسکا ثبوت دیسکتے ہو کہ صرف حضرات اہل سنت کے اتفاق کا
یہ اثر نہین ہی۔ کہ آپ حضرات آج کلمہ کا اقرار کرتے ہین۔ دار الشرک ہندوستان
مین جو آج ہر قصبہ و دیار مین عبدُ اللہ اور عبدُ النبی پکارے جاتے ہین۔
کیا یہ صرف اہل سنت کی قوت بازو کا اثر نہین ہی۔ کیا اگر مبتدعین کے مشورہ اور مصلحت
وقت پر کارروائی کیجاتی تب بھی آج مذہب اہل سنت کا وجود باقی رہسکتا تھا =
کیا حضرات علماء اہل سنت دار العلوم قایم نہین کر سکتے۔ کیا نصارے اور آریہ کے
اوہام باطلہ کی تردید کرنے سے علماء اہل سنت عاجز ہین۔ کیا اسلام کی حقانیت
کا ثبوت حضرات علماء اہل سنت پیش نہین کر سکتے۔ کیا تاوقتیکہ سب ایک نہ ہو جائین
مذہب حق مخفی رہیگا۔ کیا اگر قریات و قصبات مین علماء اہل سنت سنی واعظ مقرر فرمائین
تو اسلامی تائید مقصودہ نہ ہوگی۔ کیا علماء اہل سنت واعظ نہین مقرر کر سکتے۔ کیا اراد عوام
اہل سنت پر رافضی۔ خارجی۔ نیچری۔ وہابی۔ کا بہ نسبت علماء اہل سنت کے زیادہ
اثر پڑیگا۔ کیا علماء اہل سنت اپنی مجموعی قوت سے رسم و رواج خلاف مذہب کے ترک پر
زور نہین ڈال سکتے۔ ان امور مین وہ کونسا کام ہی جو علماء اہل سنت کی متفقہ کوشش سے انجام نہین پا سکتا
تائید الندوہ جو اسلامی باتین کہ متفق علیہا ہین اور جنمین کسی اہل اسلام کو خلاف
نہین اُنکی ترقی کیلئے مختلف خیالات کے لوگونکی جمعیت کی سخت ضرورت نہ ہے =

براہ عنایت یہ بھی ارشاد ہو جائے کہ امور متفق علیہا کیا کیا ہین اور امور اختلافیہ کس درجہ
کے ہین۔ اجی حضرت مختلف مذاہب کہتے کیون شرماتے ہو۔ کیا امور اختلافیہ آپکے
نزدیک مجرد خیالی ڈھکوسلے ہین۔ ملانون نے بنا لئے ہین۔ اُنکو مذہبی عقاید سے
کوئی علاقہ نہین۔ مذہب سے خارج ہین۔ ہان ہان کیون نہ خارج ہوتے کہ ندوہ
تو پہلے ہی پاس کر چکا کہ شیعہ سنی کے اختلافی عقاید قطعی نہین ذرا ذراسی باتون
کو پہاڑ بنا رکھا ہی دونون ایک ہین تو تُو مین مین سب فضول ہی۔ اجی حضرت جب
آپ ندوہ کی تائید پر کھڑے ہوئے ہین پھر اُسکی کارروائی پر نظر ڈالے ہوئے
تفصیل کیساتھ بسط کیساتھ کیون بات چیت نہین کرتے۔ توحید رسالت کی ترقی
کیا بغیر اسکے ممکن نہین کہ جمیع فرق کو من قال لا الٰہ الا اللہ کے وسیع
دایرہ مین لاکر سبکو برحق کہدیا جاوے سبکو دینی پیشوا سمجھ لیا جاوے۔ اگر عقل سلیم ہوتی
تو سمجھ لیتے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے اس جمعیت کیطرف توجہ نہ فرمائی۔ حضرت مولی الم
نے ادھر رُخ نہین کیا بلکہ زندگی بھر اُنکو تلوار سے جدا کرتے رہے۔ کیا تمہارے
نزدیک اس امر حق کا اُنپر بھی انکشاف نہ ہوا۔ سلف سے آج تک کسی نے اس ضرورت
کو نہ سمجھا بلکہ دراصل سب کے سب توحید و رسالت کی ترقی کے ہارج و مانع رہے
تو ایسے ملحدانہ خیالات کے اہل سنت پابند نہین ہو سکتے اور نیز اس تقدیر پر آریہ وغیرہ
کو بھی رکن بنایئے۔ اُنکی تعظیم و تکریم بھی ضروری ہی۔ کیونکہ اُنکا بھی دعوی ہی کہ ہم موحد
ہین اور من قال لا الٰہ الا اللہ کے وسیع دایرہ مین اُنکو بھی ضرور داخل کیجئے
قابل دید امر ہی کہ ارباب ندوہ نے رسالت کا مفہوم بھی نیا قرار دے رکھا ہی ورنہ کون
نہین جانتا کہ نیچریہ جس رسالت کے قایل ہین اُسکی بنا پر سلسلۂ رسالت کوئی تمام

ہونیوالی چیز نہین اب بھی بہت سے رسول موجود ہین اور آیندہ بھی ہونگے پھر رسالت
کو امور متفقہ مین شمار کرنا یہ بھی خاص ایجاد والحاد ندویہ ہے۔

تائیدالندوہ ذرا غور کیجیے کہ اسلام پر جو مخالفین کے اعتراضات ہین اُنکے
دور کرنیکے لئے اور ترقی اسلام کے واسطے اگر مقلد غیر مقلد وغیرہ یکجا جمع کئے
جائین تو کیا کوئی بُری سی بات ہوسکتی ہے۔ آپ حضرات کی سمجھ پر رونا آتا ہے۔ اتنا نہین
سمجھتے کہ کیا مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دفع بغیر مبتدعین سے میل کئے نہین
ہوسکتا۔ کیا آپ کا اسلام ایسا کمزور اور بودا ہے کہ مبتدعین سے ٹیکا لگوائے بغیر اُسکی
ترقی نہین ہوسکتی۔ ذرا ارشاد تو کیجیے کہ نفس اسلام پر وہ کون سا اعتراض ہے۔ جسکا دفع ایمہ
محققین اہل سنت ہمکو نہ بتا گئے ہون اور جسکے لئے مبتدعین کے ہم محتاج ہون
کیا معاذ اللہ مذہب اسلام ایسی چیز ہے جسپر سے اعتراض کا دفع بغیر کلاب النار
کی مدد کے نہو سکے۔ تمکو کہان تک سمجھائین کہ مبتدعین کی تعظیم وتکریم اور وہ بھی جلسہ
دینیہ مین۔ مبتدعین کو جلسہ دینیہ کا رکن بنانا مسند رسول اللہ پر بٹھا کر اُنسے وعظ
کہلانا ضرور بُری بات ہے۔ لِمَا هُوَ ثَابِتٌ مِنَ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ =

تائیدالندوہ یہ تبرک جلسہ اسواسطے قایم کیا گیا ہے تاکہ قوم ایک رائے ہوکر ترقی کرے
اور آپس مین جو نااتفاقی اور جہالت کا مادہ مدتون سے جمع ہے کسی صورت سے اُسکا
ازالہ کرے اور ایک رائے ہوکر ترقی حاصل کرے۔ یہ لفظ وہی۔ مراد وہی۔ اُصول وہی
پھر صاف صاف اصل مطلب کیون نہین کہدیتے کہ یہ ہمارا جلسہ **علیگڈھ کی** ‡
کانفرنس کی شاخ ہے۔ وہی قومی جلسہ۔ وہی اتحاد واتفاق کی پکار۔ وہی
ایک رائے ہوجانیکا حکم وہی ترقی کی دُھن پھر خواہ مخواہ مذہبی جلسہ کیون ظاہر کرتے ہو۔

ہان اسلئے کہ پھر روپیہ کون دے۔ نئے روپ مین آنیکی یہ ضرورت ہے۔ سچ ہے ؏
آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور شے ⁂ کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا۔
حضرات ناظرین غور کرین کہ ارباب ندوہ کو بہ کرات و مرات سمجھایا گیا کہ روافض و
وہابیہ و نیچریہ اور ہم اہل سنت کسطرح ایک رائے ہوسکتے ہین۔ اور جب اختلاف
مذہبی قایم پھر نااتفاقی کیسے بوتے اُٹھ سکتی ہے اور کیونکر ایک ہوسکتے ہین اسکی یہی
صورت ہے۔ کہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے وسیع دایرہ مین سبکو محاط سمجھکر سب کو
راہ راست پر سمجھو کسی فرقہ کی تکفیر بلکہ تفضیل بھی روا نہ سمجھی جائے۔ ہر شخص اپنی سمجھ پر
مکلف قرار پاوے۔ مگر ارباب ندوہ ایک نہین سمجھتے۔ بلکہ سمجھ کر ناسمجھ بنتے ہین
جسکا علاج ہمارے پاس نہین باقی مذہب اہل سنت پر ثبات واستقلال کا نام
نفاق رکھنا۔ رد مبتدعین کو خود کشی جھگڑا بتانا مسلمانی سے بعید ہے =

تائیدالندوہ ہم لوگون کی قوم نے وہ شجاعت اور بہادری کی ہے کہ جسکی
شہرت کی دھوم ہر قوم مین مچی ہے مگر آپس کی نااتفاقی نے سب کو خواب وخیال
کردیا۔ مگر افسوس کہ آج وہی قوم ایسی بزدل اور دل چھوڑ دینے والی ہوجائے کہ
غیرون کے سہارے آسرے پر کسی کام کا قصد کرے۔ آے حضرت جسکی شہرت
کی دھوم ہر قوم مین مچی ہے وہ آپ کے ہمقوم روافض تھے یا وہابی و نیچری۔ اگر اہل سنت
کا قول اہل سنت کی کتابین قابل وثوق نہون تو اپنے رکن اعظم شبلی صاحب بہادر کے
مستندین محققین یورپ کی تصنیفات ملاحظہ کیجیے۔ اُنسے بھی پتہ لگ سکتا ہے کہ وہ
شجاع اور بہادر قوم صرف اہل سنت ہے۔ نااتفاقی کو ناحق بدنام کرتے ہو صاف صاف
یون ک[illegible] اہلسنت نے اِن بُرے حالون کو پہونچا دیا۔ مبتدعین کا رد لکھا

مبتدعین کو خارج از اہل سنت اور بعض کو خارج از اسلام سمجھا۔ ہان ہان تمکو ڈر کسکا ہی صاف صاف یون کہو کہ مذہب اہل سنت پر ثبات و استقلال نے سب کو خواب وخیال کردیا۔ اجی حضرت دہن ومداہنت چھوڑیے مبتدعین کی خاطر اہل سنت سے نہ بگاڑیے اہل سنت کے باہم دنیاوی نااتفاقی نہ رہے اسکی کوشش کیجئے۔ پھر دیکھئے کہ آپ کون سی ترقی سے محروم رہتے ہین۔

تائید الندوہ۔ مخالف حضرات سے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ اگر ندوہ کا کوئی ضابطہ خلاف نظر آتا ہو تو اسکی اصلاح کیون نہین کرتے۔ جب آنکھ۔ کان والا آدمی۔ اندھا بہرا بنجائے تو ہم کیا کرین۔ آپ کوئی ضابطہ کہتے ہین بیسیون غلطیان متعدد خلاف ومضر مذہب اہل سنت کارروائیان آفتاب کیطرح ثابت کردین۔ یہ بھی خوب کہا کہ اصلاح کیون نہین کرتے۔ سچے ایسے ہی ہوتے ہین۔ ندوہ کی تکمیل ضرور ہمارے ہی ہات مین تو ہے۔ کل ہمسے یہ پوچھا کہ فلان گھیگٹی صاحب اسپرٹ کی حلت کے کیون قایل ہین۔ فلان صاحب اور انکی بی بی سے دہلی مین سخت فضیحت کن نزاعین کیون واقع ہوئین۔ کچہری مین خلاف فطرت انسانی کا انپر کیون الزام لگایا گیا۔ فلان صاحب نے حلالہ کے بطلان کیلئے زوجین سے مہادیو کی پوجا کراکر دو ہزار کا انعام کیسے زہر مار کیا۔ اجی حضرت اصلاح کرنا ہمارے ہات مین کب ہے۔ خلاف مذہب اہل سنت کارروائی سے ندوہ نہ رجوع کرے اور اصلاح نہ کرنیکا ہمپر الزام رکھا جائے۔ ہم بھی کرسکتے تھے کہ خاص طور پر۔ علانیۃً۔ تقریراً۔ تحریراً مفاسد پر مطلع کردیا اصلاح کی استدعا کی۔ اگر اصلاح کا ہوجانا آپ بھی پسند فرماتے ہین تو صدر و ناظم سے کیون نہین کہتے کہ اختیار نار علی العار سے باز آجائین۔

تائید الندوہ۔ رسالہ بازی کی کیا ضرورت تھی اس وقت مین یہ موقع نہین کہ آپسمین لڑمرین بلکہ جہان تک ممکن ہو نفاق کی بو تک نہ آنے دین۔ رسالہ بازی اُسیوقت کیگئی جب ضرورت شرعی داعی ہوئی۔ جب خاص مراسلات خاص ٹیلیگرام۔ زبانی بیانات پر توجہ نکیگئی۔ جب شرعی استفتا کے جواب نہ دیے گئے۔ بارہا کوشش کیگئی کہ مشافہتہً یہ نزاع طے ہوجائے مگر جب صدر و ناظم اس وادی پر نہ آئے اُسوقت بتدریج رسالہ بازی کی نوبت آئی۔ تاہم اسوقت باتباع مذہب اہل سنت ندوہ کی اصلاح ہوجائے اور ہم رسالہ بازی کو خیرباد کہتے ہین۔ اگر فی الواقع صدر و ناظم صاحبان کے مزاج مین آپ درخور ہین تو صدر و ناظم کو سمجھایئے کہ کیون ناحق بیٹھے بٹھائے چند خودغرض آزادی پسند حضرات کی خاطر نفاق کو مستحکم کرنے پر تُلے ہوئے ہین۔

تائید الندوہ۔ جب سے اس قوم پر نکبت نااتفاقی کا عارضہ آگیا اُسوقت سے یہ کل باتین خواب وخیال ہوگئین۔ **قوم** پر نکبت آنیکا بڑا سبب وہن ہے جسکی دلیل کافی حضرت مخبر صادق کی سچی پیشین گوئی ہے۔ جب خدا کے مقبول مذہب کی قدر نجانی وہن ومداہنت مین مبتلا ہوگئے پھر نکبت کو کون روک سکتا تھا۔ باقی **افتراق مذہب** کو نفاق ٹھہرانا اور اُسکا الزام اہل سنت کے سر دھرنا اصحاب کرام۔ ازواج مطہرات۔ اہلبیت عظام کے بدگویون کے ساتھ بغض رکھنے انکے اور نیز دیگر مبتدعین کے رد وکد کرنیکو نفاق ٹھہرانا یہ تو ارباب ندوہ کا مجرد ضلالت آمیز دعوے ہے وبس۔

تائید الندوہ۔ ہائے ہم لوگون کی نااتفاقی نے کیا کیا مصیبتین دکھائی ہین۔

افسوس کہ نا اتفاقی کا ثمرہ دیکھتے ہو اور پھر نا اتفاقی بڑھانے پر اصرار ہی۔ زبان سے ابھی تک یہی ظاہر کرتے ہو کہ ہم سنی حنفی اور پھر سنیوں ہی سے ٹھان لی ہی۔

تائید الندوہ۔ اگر چند اشخاص ملکر ترقی کی کوئی صورت نکالتے ہین تو لوگ اعتراض اور رسالہ بازی شروع کرنے لگتے ہین اور آپس مین لڑمرتے ہین = **ترقی** کیصورت یا تو ابتدا آپ کے اوستاد **سید** کو سوجھی تھی یا اب آپ حضرات اُسکی ہان مین ہان ملانا چاہتے ہین۔ تمھ پڑین اُس ترقی پر جو مذہب سے قطع نظر کرنیکے بعد حاصل ہو۔ ایسی ترقی کو پس پا کرنیکے لئے اعتراض اور رسالہ بازی کرنا سراسر تعمیل ارشادات مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ ہی۔ ہان ہان حضرات کامل الایمان نے اسکے پیچھے اپنی جانین دیدی ہین۔ مرضی مبارک یہ ہی کہ ارباب ندوہ **مذہب اہل سنت** کو تیز چھری سے حلال کرین اور کوئی اُنکا ہات نہ پکڑے بس چپ جبار ہنے دیکھئے۔ انشاءاللہ ایسا نہو گا۔

تائید الندوہ۔ اجی حضرت پہلے کون مذہب تھا اور کیا تھا اب تو وہ آزادی کا زمانہ آگیا ہی کہ جس مذہب کو چاہا بنا لیا = ہان ہان ایسی حالت مین تو مذہب اہل سنّت کی پیروی کا مطلقاً خیال نہ کرنا چاہئے جھوٹے مذاہب کا ابطال حرام۔ مبتدعین کا رد وطرد گناہ کبیرہ۔ امر حق زبان سے نکالنا روا ہی نہین۔

تائید الندوہ۔ تعجب ہی کہ ہم لوگون مین نفاق کیون ہی جس چیز کو آپ نے نفاق قرار دیا ہی اُسیکے نہونیسے طرح طرح کی آفتین ہمکو صدمہ پہونچاتی ہین۔ اور اگر بوجہ اتم ہم اُسکے عامل ہو جائین پھر ہمارا کوئی کام بند نہین رہسکتا۔ افسوس۔ ہزار افسوس کہ مذہب اہل سنت مین حقیت و نجات کا انحصار سمجھنے۔ مبتدعین سے بغض رکھنے انکا رد وطرد کرنیکو نفاق کہا جاتا ہی۔ وَاِنَّ ھٰذَا لَھُوَ ضَلَالٌ مُّبِیْنٌ =

تائید الندوہ۔ اپنے مذہبی امور سے اور علم روحانی سے پوری پوری واقفیت حاصل کر لے بعد اُسکے جس علم یا فن کو چاہے حاصل کرے کیونکہ جب علم روحانی سے واقف ہو گیا تو خلاف مذہب غالباً کوئی کام نہین کر سکتا جس علم کے ذریعہ سے انسان اسرار قدرت کا محرم بزم قدس کا ہمنشین ہو سکتا ہی وہی انسان کو رانده بدرگاه بھی کر دیتا ہی ع

سے عنایات حق و خاصان حق ؛ گر ملک باشد سیہ ہستش ورق ؛

غرضکہ مجرد علم بغیر توفیق و فضل ایزدی کارآمد اور مفید نہین ہو سکتا اہم اوّلاً علم الشی اولیٰ من جہلہ مقولہ مقبولہ ثانیاً یہ بھی تسلیم کہ دینیات مین تبحر کے بعد دوسرا علم یا فن کم ضرر کریگا۔ مگر یہ تو کہئے کہ رد مبتدعین کو نفاق و خودکشی فساد فی الدین بتانا۔ مبتدعین کی تعظیم و تکریم کرنا۔ مذہب اہل سنّت ہی کو حق اور ذریعہ نجات نہ تسلیم کرنا خلاف مذہب اہل سنّت ہی یا نہین۔

تائید الندوہ۔ کسی وجہ مذہب سے ناواقف نرہین اور اُسکو کل کا مونہہ مقدم سمجھین یعنی ذرا سے دنیاوی عروج پر اپنے لکھے پر پانی پھیر دین۔ مُہر کرکے مر جائین مصلحت وقت۔ ضرورت زمانہ ترقی کی دھن مین مذہب کو ردی سمجھ لین۔ نیچریہ کو مسلمان جانین وغیرہ وغیرہ

تائید الندوہ۔ خانہ جنگی کے نزدیک نہ جائین = خانہ جنگی سے اگر یہ مراد ہے کہ حضرات اہل سنّت اپنے آپس کے جھگڑے چھوڑ دین۔ تو بہت بہتر اس مین کون خلاف کرتا ہی ہم بھی تمہارے ہمزبان ہین۔ اور اگر اس سے ندوہ کی تائید منظور ہی یعنی منکرین ضروریات دین کی تکفیر۔ دیگر عقاید ضروریہ مذہب اہل سنّت کے منکرین کی تضلیل کو خانہ جنگی کہا جاتا ہی تو سب سے پہلے یہ الزام حضرت افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکرن الصدیق و خاتم الخلفا سیدنا و مرشدنا حضرت علی مرتضیٰ

و دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر واقع ہوتا ہے جیسا کہ بارہا تمکو سمجھا دیا گیا۔

تائید الندوہ۔ صحبت نیک اختیار کرنا عمدہ نعمت ہے۔ جبھی تو روافض و وہابیہ و نیچریہ کی صحبت فرض بتائی جاتی ہے۔ انکی رکینت پر اصرار ہے۔ جبھی تو حضرت **شیخ مجدد** صاحب کا قول لطیف (فساد صحبت مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است) مردود باطل قرار دیا گیا۔ اور پھر ظاہر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہمکو حضرت کے ساتھ ایک خاص ربط ہے۔

تائید الندوہ۔ اگر علماے زمانہ مین کسی نے کوشش کر کے کوئی جلسہ قایم کیا تو لوگ نیشزن ہوتے ہین اور اعتراض رسالہ بازی شروع کر دیتے ہین = ہان ہان اس سے بڑھکر اور کیا نیشزنی ہو سکتی ہے کہ اتباع مذہب اہل سنت کی صلاح دیتے ہین۔ سچ بھی یہی ہے۔ کہ آزاد وش حضرات پر مذہبی قیود نہایت ہی تکلیف دہ ہوتی ہین۔ لوہے کے چنے چبانا معلوم ہوتا ہے و یسیر علی من یسر اللہ لہ لیکن اگر کچھ بھی غیرت تھی تو صدر صاحب سے اُن اعتراضات کا دفع دریافت کیا ہوتا۔

تائید الندوہ۔ ندوہ جو قایم ہوا ہے اُسکے قایم رہنے سے قوم مین جو نااتفاقی کا داغ ہے وہ مٹ جائیگا۔ یعنی سب آزاد نیچری مشرب ہو جائینگے۔ خدا ایسا نہ کرے اور جب مذہبی اختلافات قایم پھر کسطرح آپ داغ مٹا سکینگے۔

تائید الندوہ۔ بلکہ اگر کسی قسم کی بات آپس مین سرزد ہو تو یہ جماعت معاف کر دے۔ کیا کہنا آپ کے وسعت اختیارات کا۔ جبھی پادریون کے اکرام و تعظیم کو امتثال امر نبوی ٹھہرا کر مسند علماء دین پر بیٹھایا گیا۔ ہان ہان۔ یہ وسعت اختیارات بھی شاید اُن پادریون کے فیض صحبت کا اثر ہوگا۔

تائید الندوہ۔ مخالف حضرات سے پوچھتا ہون کہ اس جماعت کی ضرورت ہے یا نہین

اس طوفان بے تمیزی کی ضرورت کیسی۔ اس سے تو مذہب اہل سنت کو سخت مضرت پہونچتی ہے۔ اس قلیل مدت مین جو عظیم نقصانات اس جماعت نے مذہب اہل سنت کو پہونچائے وہ بکرات و مرات ظاہر کر دیئے گئے اور آپ جیسے خوش فہم اب تک ضرورت کے ہی خیال مین ہین۔

تائید الندوہ۔ جب آپس ہی مین اختلاف مذہب ہو گا تو ترقی کیونکر ہو سکتی ہے۔ اتباع مذہب اہل سنت کو تنزل کا باعث۔ ترقی کا مانع بتانا کھلی نیچریت نہین تو اور کیا ہے۔ اور پھر اسپر یہ لمبے چوڑے دعاوی کہ ہم حامی اسلام ہم مسلمانون کے خیر خواہ ہم ایسے ہم ویسے واضح طور پر مذہب اہل سنت پر تبرا کرین اور پھر کہدین کہ ہم تو وہی سنی حنفی ہین۔ اگر یہی منظور ہے تو قرآن عظیم مین و لو شاء اللہ کی جگہ و لو شئتم بنا دو۔

تائید الندوہ۔ اسکے مقاصد اور تدبیرین کس درجہ فائدہ مند ہو سکتے ہین = ندوہ کا یہ مقصد کہ ہر کلمہ گو کچھ عقیدہ کیون نہ رکھے کوئی مذہب والا ہو اُسکی تکفیر تو تکفیر تضلیل بھی جایز نہین ایک مذہب والا دوسرے مذہب والے کے پیچھے بلاکراہت نماز پڑھے اور مبتدعین کا رکن بنانا وغیر ذلک یہ امور سراسر مضرت رسان ہین۔

تائید الندوہ۔ مین نے مسودہ دار العلوم اور اس سال کی کارروائیون کو خوب غور سے دیکھا ہے جہان تک مین سمجھتا ہون اس مین کوئی بات ایسی نہین جسپر اعتراض کیا جائے کیونکہ یہ تو قومی جلسہ ہے۔ اسمین مخالفت کیسی = اولاً **قومی جلسہ** سے مخالفت ناجایز ہونیکا ثبوت پیش کرنا تھا۔ ثانیاً آپ کا بڑا قومی جلسہ یعنی کانفرنس نیاچرہ پھر اُسکا بھی یہی حکم ہونا چاہیئے۔ بمصداق حبک الشئ یعمی و یصم آپ کو ندوہ کی برائیان بھلا کیون نظر آنے لگی تھین۔ خیر اب ذرا اتنا فرمادیجئے کہ جب یہ جلسہ قومی ہوا۔ مذہب

اہل سنت کی تخصیص نہ ہوئی۔ اور دار العلوم مین صحیح بخاری و صحیح مسلم پر انحصار نہ ہوکر کافی اور کلینی کا درس بھی جاری ہوا۔ غیر مقلدین کیلئے اُنکی مرضی موافق بندوبست کیا گیا پھر اسکا ثواب کسکی گردن پر۔ اُس دار العلوم سے جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا کرنیوالے حضرات فارغ التحصیل ہوکر نکلے۔ تقلید کی دھجیان اُڑانے والے حضرات فارغ التحصیل ہوکر نکلے تو حضرات صحابہ کرام و ائمہ عظام کی ارواح جنت مین آپکو کیا کچھ دعائین نہ دینگی۔

تائید الندوہ۔ علما ایک جگہہ مجتمع ہوتے ہین اور اپنی تقریرون سے باغ اسلام کو شاداب کرتے ہین۔ یعنی نئے اسلام کو۔ ورنہ اہل سنت کے اسلام کی بیخکنی تو اصل مقصود ہی۔ ضروریات اسلام پر تو وار پر وار کیئے جاتے ہین۔

تائید الندوہ۔ جناب مولوی **محمد علی** صاحب و جناب مولوی **شبلی** صاحب و جناب مولوی **عبد الحق** صاحب و جناب مولوی **امانت اللہ** صاحب۔ وہی مولوی **محمد علی** صاحب جو فرماتے ہین کہ مقلد و غیر مقلد کا اختلاف ایسا ہی جیسا حنفی شافعی کا اختلاف وہی ہان جو فرماتے ہین کہ حنفیہ شافعیہ کے باہمی کو اگر دیکھا جائے تو اُسکے رُو سے اُنکے باہم اسلامی شرکت بھی نہین رہ سکتی وہی ہان جو عقاید نزاعیہ مین سایل کو راہ راست بتانیکی ممانعت فرمادین وہی ہان جو کل تک روافض کو کافر ٹھہرا کر سنی و شیعہ کے باہم مناکحت حرام بتاتے تھے۔ وہی **شبلی** صاحب بہادر جنکے نزدیک افتراق امت کی حدیثین علما نے اپنے دل سے گڑھ لین وہی ہان جو **امام اعظم** صاحب پر افترا کرتے ہین کہ آنحضرت کسی فرقہ کی تکفیر جایز نہ سمجھتے تھے۔

وہی مولوی **عبد الحق** صاحب جو شیعہ سنی کے اختلافی عقاید کو غیر قطعی اور ذرا سی بات کہین۔ وہی مولوی **امانت اللہ** صاحب جنھون نے حلالہ کی ضرورت اُٹھانیکے لئے زوجین سے مہادیو کی پوجا کرائی۔

تائید الندوہ۔ اسقدر خیال رکھین کہ غیر علم حاصل کرنیکے بعد مذہب کے خلاف نہ کرین کیونکہ سچے مذہب سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہی۔ اور جب مذہب ہی نہین تو اُسکا کہان ٹھکانا ہی۔ سوالات شرعیہ کے جوابات نہ دینا اظہار حق سے اعراض و اغماض۔ سب مذہبون کو اچھا سمجھنا۔ بدمذہبون کی تعظیم و توقیر کرنا و غیر ذلک یہ امور تو شاید سچے مذہب کے خلاف نہ ہون۔

تائید الندوہ۔ اس سال تیسرا جلسہ تھا اُسمین مخالفین حضرات ٹپک پڑے جسکا کہ وہم و گمان نہ تھا دو برس سے تو کان مین روئی دیئے بیٹھے تھے تیسرے برس رسالہ بازی اور اعتراض شروع کر دیا الی قولہ مگر خدا کے فضل و کرم سے مخالفین حضرات کی کچھ بن نہ آئی۔ امر حق تو کبھی زبان مبارک پر جاری ہی نہین ہو سکتا۔ بھلا تم کیون سننے لگے تھے کہ اول جلسہ کے شروع پر حضرت **فاضل بریلوی** نے آپ کے **ناظم** صاحب کو اس خلط مبحث کے بُرے نتایج کیا کیا نہ سمجھائے تھے۔ صدر سے کیا کچھ نہ کہا تھا۔ کیا جناب بقیۃ السلف حجۃ الخلف جناب مولانا شاہ **عبد الوہاب** صاحب لکھنوی وغیرہم مخالف مذہب اہل سنت کارروائی دیکھکر جلسہ سے نہین اُٹھ گئے۔ کیا اس دوسرے جلسۂ لکھنؤ کے بعد بذریعہ خطوط و پیامات زبانی اصلاح کیطرف توجہ نہین دلائی گئی۔ بن پڑنیکا حال تو اُسی وقت معلوم ہوتا کہ اسلامی عملداری ہوتی مخالفین کی حکومت ہی جو چاہو کرو۔ کہو یہی آپکے مولوی **نذیر حسین** صاحب دہلی مین کیا کچھ نہین

کہتے اور کرتے ہین۔ مکہ معظمہ مین پہونچنا ہی تھا کہ جیلخانہ پہونچگئے۔ کچھ دنون کی زندگی اور تھی جو جلد تقیہ شعاری سے توبہ کی سوجھ گئی۔ تمسے کب کہا گیا تھا کہ اہل سنت کے ہاتھ مین توپ ہی تمنے بریلی مین قدم دھرا اور اڑدئے گئے۔ ہان اہل سنت کا کام امر حق کا ظاہر کردینا ہی۔ صدہا اہل اسلام آپ کے کید ونفاق سے بریلی مین مطلع ہوکر ہدایت پاگئے۔ ناظم صاحب کا وعدہ اصلاح کرنا اور پھر مکر جانا کسنے نہ دیکھا۔ کسنے نہین سمجھ لیا کہ اگر سچے ہوتے تو آپ کے صدر صاحب باوجود بلیغ اصرار کے ہرگز مسجد جامع بریلی سے فرار نہ اختیار کرتے۔ کسنے اپنی آنکھ سے نہین دیکھا کانون سے نہین سُنا کہ آپ کے اراکین برابر آتے تھے اور مفاسد ندوہ پر مطلع ہوکر ندوہ کو اصلاح طلب اور مخالفین کو حق پر بتاتے تھے کسکو معلوم نہین کہ ندوہ کے بلائے ہوئے علماء بریلی پہونچکر ندوہ سے علٰحدہ ہوگئے۔ بس اگر کچھ بھی شرم وغیرت ہوتی تو کبھی نہ کہتے کہ کچھ بن آئی۔

تائیدالندوہ۔ نصاب تعلیم کی اصلاح اور علوم دین کی ترقی کیلئے کوشش کرنا۔ فلسفہ جدیدہ جو داخل نصاب کیا جائیگا اُسکے ساتھ اُسکا رد بھی شامل ہوگا یا نہین۔ اور نیز اُسکے پڑہانے والے کس مذہب کے حضرات ہونگے۔

تائیدالندوہ۔ عظیم الشان اسلامی دارالعلوم کا قایم کرنا جسمین تمام علوم دینیہ وفنون ضروریہ کی تعلیم ہوگی جسمین مقلد اور غیر مقلد روافض وغیرہ اپنے اپنے مذہب کے موافق تعلیم پاوینگے۔

تائیدالندوہ۔ واعظین کا اشاعت اسلام اور اصلاح مسلمین کیواسطے مقرر کرنا۔ اُسی اسلام کی اشاعت جو ندوہ کے نزدیک معتبر ہی ایسا اسلام جسکا پیرو کسی فرقہ کے نزدیک بدمذہب نہ قرار پائے۔ اور واعظین مین بھی اہل سنت کی قید نہین غیر مقلد اور رافضی وغیرہ سب ہی ہوسکتے ہین۔

تائیدالندوہ۔ ایک دارالافتا قایم کرنا جو نہایت غور وفکر سے استفتاؤن پر حکم لکھیگا مگر جو استفتا مسایل نزاعیہ کے متعلق ہونگے اُنکا جواب دیکر احقاق حق نہ کیا جاویگا۔

تائیدالندوہ۔ باہمی نزاعون کے دفع کرنیکے لئے حتی الامکان کوشش کرنا۔ جو کام صحابہ سے نہوسکا اہل بیت نہ کرسکے ایمہ مجتہدین واولیاء کاملین جسکا ذمہ نلیا وہ آپ ضرور کرینگے۔

تائیدالندوہ۔ عام مسلمانون کی صلاح وفلاح کیلئے فکر وکوشش کرنا مگر پولیٹکل معاملات اس سے علٰحدہ ہین۔ مسلمانون کی کیا صلاح وفلاح یہ نہین ہی کہ مذہب اہل سنت پر نہایت سچے دل سے مستحکم رہین۔ دشمنان مذہب اہل سنت سے بغض وعداوت رکھین۔ کیا یہ شق بڑھاکر ہم کسی ترقی سے محروم رہسکتے ہین۔ باقی پولیٹکل ہو یا غیر پولیٹکل اگر ہمارے کسی مذہبی حقوق پر دست اندازی ہوگی ہم ضرور گورنمنٹ پر اپنی ناراضی ظاہر کرنے پر مجبور رہین۔

تائیدالندوہ۔ لامذہبی اور بدمذہبی کی بیخکنی۔ صورت بہین حالت میرس۔ ہان اگر یون کہئے لامذہبی بدمذہبی کی ترقی۔ مذہب اہل سنت کی بیخکنی تو ٹھیک ہی۔ کیون جی شیعہ سنی کے اختلافی عقاید کو غیر قطعی اور ذراسی بات مفت کا جھگڑا بتانا۔ ہر شخص کو اُسکی سمجھ پر مکلف سمجھنا وغیر ذلک یہی تو بدمذہبی اور لامذہبی کی بیخکنی ہوئی۔

تائیدالندوہ۔ نہایت باکمال علما کا موجود ہونا۔ جو سبکے سب پکے دہریے ہون ہان ہان جب ندوہ مین ہر مذہب والا رکن ہوا سبکے چندہ سے دارالعلوم کھلا پھر تعلیم دینے والے حضرات بھی اسی تعمیم کے ساتھ ہوئے پھر بھلا باکمال علماء موجود نہونگے تو اور کیا ہوگا۔

تائیدالندوہ۔ علما کی قدر اور منزلت۔ مگر ارباب ندوہ علماء اہل سنت کی ہجو واہانت سے باز نہ آوینگے۔

تائید الندوہ۔ صنعت و تجارت کی اشاعت۔ اگر پدر نتواند پسر تمام کند ؎
ندوہ کی مادر مشفقہ کانفرنس سے تو ان لن ترانیوں پہ نہو سکی مگر اب آپکی باری ہے۔

تائید الندوہ۔ اُن خلاف شریعت رسومات اور اسراف سے بچنا جو تباہی اور بربادی کے باعث ہین۔ اور یہ بغیر رکنیت مبتدعین حاصل نہین ہو سکتا۔ ہان ہان بھلا جاہل غریب سنی یا امرا علمار اہل سنت کی رہنمونی پر کوئی کام کر سکتے ہین بھلا علمار اہل سنت کا کچھ اثر ہو سکتا ہے یہ تاثیر تو روافض و نیچریہ و وہابیہ کے ہی کلام مین امانت رکھی گئی ہے۔

تائید الندوہ۔ احکام ضروری صوم و صلوۃ کا پابند ہونا۔ اور یہ کام تو علمار اہل سنت کی تاکید و تائید سے ہرگز ہونیکا ہی نہین بھلا کوئی سنی عالم روزے نماز کے مسایل کسی جاہل کو بتا سکتا ہے۔

تائید الندوہ۔ استفتاؤن کا جواب۔ مگر وہی استفتا جو کسی مذہب کے مخالف نہون ندوہ کو اُن سے کچھ حرج نہ پہونچتا ہو جبھی تو آپ کے ناظم و صدر صاحبان نے دینی سوالات کے جوابات نہین دیئے۔

تائید الندوہ۔ حسب ضرورت زمانہ مفید مسایل کی تحقیق۔ جیسے اسپرٹ کی حلت دو ہزار لیکر حلالہ اٹھانیکے لئے زوجین سے مہادیو کی پوجا کرانا۔

تائید الندوہ۔ علما سے اُن فضیح نزاعونکا دفع ہونا جنسے غیر قومین تضحیک اسلام متصور ہے۔ اور وہ اسطرح کہ کسی مذہب والے کی تکفیر تو تکفیر تضلیل بھی حرام اور خلاف اسلام ٹھہرے نزاع اٹھا دیئے جاوینگے یا نہین یہ تو وقت پر دیکھا جاویگا ایک یہ بھی نزاع مخالفت ندوہ کا آپ سے طے نہ ہو سکا۔ حالانکہ زبان سے اقراری ہین کہ ہم بھی سنی حنفی ہین پھر علمار اہل سنت کی رسایل اور ندوہ کی کتابین موجود ہین سلف صالحین

اہل سنت کی تحقیقات کو حکم مقرر کیجئے اور باتفاق فریقین ایک تاریخ مقرر فرمایئے صدر و ناظم و مخالفین ندوہ جمع ہون اور تصفیہ ہو جائے۔

ہدایۃ المخلوق۔ معقول فکر کرنا چاہئے جس سے قوم کے لوگ اپنی مذہبی مسئلہ مسایل سے پورے طور پر واقف ہو جائین۔ اگر آپکی کوشش سے کوئی جاہل رافضی۔ جاہل وہابی اپنے مذہبی مسایل سے پورے طور پر واقف ہو گیا تو اس سے زیادہ اور کونسی عبادت متصور ہے۔ ہم نہین سمجھتے کہ ایسا کون سنی ہے جو سنیت کے اقرار پر قوم کا ایسا فدائی ہو جائے کہ اپنے دین و مذہب کو کھو بیٹھے۔

ہدایۃ المخلوق۔ ہملوگون کو پہلے مذہبی امور سے ضرور واقف ہونا چاہیئے = مذہب اہل سنت مین حقیت و نجات کا انحصار سمجھنا یہ تو شاید مذہبی امور سے نہوگا۔ مبتدعین کا رد و طرد مبتدعین کی بغض و عداوت یہ تو شاید امور مذہبی سے خارج ہے۔ احادیث اہانت و تحقیر مبتدعین تو شاید غصیلے ملاؤن نے گڑھ لی ہونگی۔ حضرات صحابہ کرام و علما و اولیاء عظام تو شاید امور مذہبی سے بالکل ناواقف تھے۔

ہدایۃ المخلوق۔ مرد کی عقل بہ نسبت عورتون کے کم ہوتی ہے۔ = ناقص العقل۔ مسلوب الحواس ایسا ہی سمجھتے ہین۔

ہدایۃ المخلوق۔ مگر آپس کی نااتفاقی نے چار و نطرف سے ایسا گھر کر لیا ہے جسکی وجہ سے غیر قوم کی نظرون مین حقیر اور ذلیل معلوم آتے ہین۔ اگر یہی ہے تو دعا مانگو کہ بہتّر فرقے سنی ہو جائین سواے اسکے اور کیا علاج ہے۔

ہدایۃ المخلوق۔ آپس کی نااتفاقی اور خانہ جنگی نے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ ہمے نہ کہو اگر کہسکتے ہو تو رد و طرد۔ بغض و عداوت مبتدعین کے حکم کرنے والے سے

کہو۔ سنو۔ ہان ہان حضرت صدیق اکبر اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہما سے بھی دریافت کرو کہ کیون خانہ جنگی کی سنت جاری کر گئے۔ اور جب ان سے نبٹ لو تو دیگر ائمہ و علماء سلف صالحین سے مطالبہ کرنا اور پیچھے سے جناب شاہ عبدالعزیز صاحب اور شیخ مجدد صاحب بھی آپ کے مورد الزام ٹھہرنے کو تیار ہین۔

ہدایۃ المخلوق۔ انھین سب وجہون سے انجمن قایم ہوئی ہین۔ یعنی مذہب اہل سنت کی پامالی کیساتھ آزادانہ دنیاوی ترقی حاصل کرنیکی غرض سے۔

ہدایۃ المخلوق۔ مبتدی انگریزی دان۔ جیسے آپ سچے مذہب سے واقف ہو گئے کہ جب سب فرقے کلمہ پڑھتے ہین پس سب ایک درجہ کے مسلمان ہین۔

ہدایۃ المخلوق۔ قرآن ہم لوگون کا ایمان ہے اور اُسکی پیروی کرنا چاہیئے۔ مگر ملائکہ جنت دوزخ شیاطین کے وجود خارجی پر ایمان لانا ضرور نہین۔ ازواج مطہرات کی طہارت پر ایمان لانا ضرور نہین۔ عدم وقوع کمی و زیادتی قرآن پر ایمان لانا ضرور نہین آنحضرت کی ختم نبوت پر ایمان لانا ضرور نہین جبھی تو روافض و نیچریہ و وہابیہ کو اہل سنت جیسا مسلمان ٹھہرا کر اُنکے رد و طرد کو خانہ جنگی اور نفاق کہتے ہو۔

ہدایۃ المخلوق۔ ہم لوگون کے مذہب سے بڑھکر دوسرا مذہب ہرگز عمدہ نہین ہو سکتا۔ مگر اتنا اور سمجھ لو کہ ایسا مذہب سوائے مذہب اہل سنت کے اور کوئی نہین ناجی فرقہ صرف فرقہ اہل سنت باقی سب فرقے ناری۔

ہدایۃ المخلوق اگر ہم صدق دل سے اُسکے کل احکام بجا لائین تو یہ بھی ذریعہ نجات کا ہے مگر نہ آپ کے قومی بھائی روافض و نیچریہ و وہابیہ کیلیے۔ خوب سمجھ لو کہ روزہ ہو یا نماز حج ہو یا زکات بغیر تصحیح عقاید کے ہرگز انمین سے کوئی کام آنے والی چیز نہین۔

ہدایۃ المخلوق۔ ہمارے احکم الحاکمین نے قانون مین بھی آسانی کر دی ہے جسکی وجہ سے غیر قوم بھی اُسپر عمل کرتے ہین اور اُسکو کوئی مٹا نہین سکتا اور نہ اُسکی عبارت کو کوئی بڑھا سکتا ہے۔ اگر اراکین **ندوہ** ایسا سمجھتے اور اُسپر اُنکا ایمان ہوتا تو آج ضروریات اسلام کو بیکار نہ تصور کر سکتے۔ ضرورت زمانہ۔ مصلحت وقت کے حیلہ سے احکام منصوصہ پر قلم نہیں پھیر دیتے

ہدایۃ المخلوق مجھکو آپ لوگونکی عقل سے سخت تعجب ہے کہ مذہب کے خلاف کیون کرتے ہو۔ روپیہ کمانیکی کیا یہی ترکیب ہے۔ افسوس کہ تم کو نصاریٰ کے غیرت دلانیسے بھی غیرت نہ آئی۔ اور تمہاری سمجھ کا اُلجھاؤ نہ سلجھنا تھا اور نہ سلجھا ورنہ خلاف مذہب اہل سنت پر یہ اصرار بلیغ نہ کرتے۔ کیا دار العلوم کے نام سے روپیہ کمانیکی یہی ترکیب ہے کہ مذہب اہل سنت کی پیروی سے انحراف کر لیا جائے۔

ہدایۃ المخلوق۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہم لوگون مین اختلاف مذہب کا ایسا ہو گیا جسکی وجہ سے کیا کیا نقصان ہوتا ہے۔ اختلاف مذہب کی خبر حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور صحابہ کرام کے سامنے شروع ہو گیا اُس سے نہ نفس اسلام پر کوئی حرف آسکتا ہے۔ نہ سچے مذہب والے شروع ترقی سے باز رہ سکتے ہین۔ ہان نقصان اور بڑا نقصان یہ ہے کہ سچے مذہب کی تائید اور مبتدعین کی تردید سے اغماض کر دیا جائے۔

ہدایۃ المخلوق جہان نفاق نے اپنا گھر بنا لیا وہان ترقی ہونا مشکل ہے۔ مبتدعین کے رد و طرد۔ تائید مذہب اہل سنت کو نفاق بتانا منافقی کی کھلی دلیل ہے۔

ہدایۃ المخلوق۔ یہ تو مذہبی جلسہ ہے۔ ایک جگہ قومی جلسہ کہو دوسرے مقام پر مذہبی جلسہ ٹھہراؤ اس اختلاف بیانی سے ہمکو سردست کچھ غرض نہین گزارش یہ ہے کہ مذہبی ہو یا قومی جب اتباع مذہب اہل سنت سے کنارہ کش ہے تو اُسکی شرکت ضرور گناہ عظیم ہے

ہدایة المخلوق۔ دار العلوم ایسی جگہہ قایم ہوگا جہان اسکی ابتدا ہی یعنی لکھنو۔ بیشک سچ ہے ہو

ہدایة المخلوق۔ اُسکا نام ندوة العلما رکھا ہی جسکی وجہ سے ہر ملک کے عالم ایک جگہہ مجتمع ہوتے ہین اور اپنی تحریرون تقریرون سے محظوظ کرتے ہین جسکا کہ ہم لوگونکو کبھی خواب و خیال بھی نہ تھا۔ اب بتایے کہ ہم لوگونکو کسقدر فایدہ ہوا۔ جس مین ہر مذہب کے عالم رکن بنکر اپنے مذہبی خیالات باطلہ ظاہر کرتے ہین اور ندوہ انکو پاس کر کے شایع کرتا ہی جسکا ہم لوگونکو کبھی خواب وخیال بھی نہ تھا آب بتایئے کہ مذہب اہل سنت کو کسقدر ضرر عظیم پہونچا۔

ہدایة المخلوق علما کا صرف کتاب مین نام دیکھا ہی اُنسے زیارت ہوتی ہی۔ جن بد مذہبون کے نام سنے تھے۔ جن بد مذہبون کی تحقیر واہانت جنکی تضلیل وتکفیر جنکے خروج عن المساجد پر فتاوی مرتب ہوئے تھے۔ جو مضامین ضلالت والحاد اُنکے رسائل مین لکھے ہوئے تھے۔ جو کلمات کفریہ اُنکے دلون مین چھپے ہوئے تھے ندوہ مین انکی توقیر وتکریم اعزاز وتعظیم پر زور لگایا جاتا ہی۔ اُنکے پیچھے بلا کراہت نماز پڑھنے کا حکم ہوتا ہی۔ جلسہ مین کے رکن بنائے جاتے ہین وہ مضامین باطلہ مشتمل بر الحاد وضلالت ندوہ کیطرف سے شایع ہوتے ہین۔

ہدایة المخلوق۔ یہ جلسہ نفاق کی بو کبھی اپنے گرد نہ آنے دیگا۔ یعنی ہر فرقہ کو برحق سمجھیگا۔ خیر سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

ہدایة المخلوق۔ آپس کی نااتفاقی جو مدتون سے اپنا گھر بنائے ہی اُسکو مٹانا چاہتا ہی۔ اس سے بہتر اور آسان طریقہ کیا ہوگا جب آپس ہی مین اختلاف طریقہ مذہب کا رہیگا تو جہلا سے کیا امید ہی وہ لوگ علما کے پیرو ہین اور جب علما کی یہی حالت رہیگی تو جہلا سے کیا امید ہی۔ مذہبی اختلافات اُٹھنے کی یہی صورت ہی کہ یا تمام مبتدعین اپنے

مذاہب باطلہ سے تایب ہو کر سنی ہو جائین اور جب ندوہ کا یہ مقصد نہین تو وہی صورت باقی رہگئی کہ حضرات اہل سنت اپنا سچا مذہب چھوڑ کر ایسا مذہب اختیار کر لین جسکے رُو سے کسی فرقہ کو کافر تو کافر مبتدع وگمراہ کہنا بھی جایز نہو مگر اس صورت مین بھی اختلاف نہ مٹا کہ دیگر مبتدعین کو آپ نے برحق سمجھ لیا مگر وہ کیون ایک دوسرے کو ایسا سمجھنے پر مجبور ہونگے لہذا اگر وہ بھی سب کے سب آزاد مشرب لا مذہب ہو جائین تب یہ اختلاف مٹ سکے ورنہ محض ڈھکوسلا۔

ہدایة المخلوق۔ اسمین شک نہین کہ ہم لوگ سب ایک ہی کا کلمہ پڑھتے ہین اور اُسکے احکام کو برحق سمجھتے ہین مگر تقسیم کا تو کوئی جواب نہین۔ اس تقسیم کے قبایح ونقایص حضرت صدیق اکبرؓ نہ سمجھے۔ حضرت مولیٰ علیؓ نہ سمجھے بلکہ خود جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات نہ سمجھے کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً ارشاد فرمایا۔ آب ارباب ندوہ پر تیرہ سو برس کے بعد القا ہوا ہی سچ ہی۔ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ۔

ہدایة المخلوق۔ جو کچھ اسمین نقص ہو خود شریک ہو کر اصلاح کرین۔ اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَقُلْ مَا شِئْتَ۔

ہدایة المخلوق۔ کونسی صورت ایسی ہی جس سے یہ سب باتین سنجائین۔ صرف حضرات علما ومشایخ وامرا وعوام اہل سنت کے اتفاق کی کوشش کیجیے۔

ہدایة المخلوق۔ اگر کسی نے کوشش کر کے متبرک جلسہ قائم کیا تو لوگ نیشنرن ہوتے ہین۔ آزادی پسند بیقید صاحبان کو مذہب اہل سنت کی قیود ہمیشہ تکلیف پہونچاتی ہین ورنہ کوئی سنی اتباع مذہب اہل سنت کو نیشنرنی نہین کہسکتا۔

ہدایة المخلوق۔ اسوقت کیا اچھا موقع قسمتون سے ہات اگیا ہی کہ ہر جگہہ انجمن قایم ہین = خاص اغراض پر ہم کلام نہین کرتے مگر یہ فرمایے کہ اتباع مذہب اہل سنت کیساتھہ مذہب اہل سنت کی تائیدی انجمنین کسقدر ہین ورنہ یون تو کانفرنس نیاچرہ کیا کوئی چھوٹی انجمن ہی جسکی شاخین بکثرت جا بجا ہین۔

ہدایت العام۔ علما ہر ہر جگہہ کے طلبا کو اور اہل حرفہ اور امرا و غربا و فقرا کو اپنی مذہبی کتابون سے سمجھا دین اور حلال کی شناخت کرادین = مگر ایسے عالم نہون جیسے رکن ندوہ مولوی احمد حسن امروہوی جنھون نے علی رؤس الاشہاد فرمایا کہ مجھکو تو حلال و حرام مین تمیز نہین۔

ہدایت العام۔ اگر یہ لوگ اپنے مذہبی امور سے واقف ہوتے تو دونون جہان مین منتفع ہوتے = افسوس کہ تم سمجھانے سے بھی نہ سمجھے اور اگر سمجھے تھے تو حضرات اراکین و اصول ندوہ کو کیون نہ سمجھایا کہ مذہبی امور سے واقف ہوکر کیون انکے خلاف پر اڑی ہوئی ہو۔

ہدایت العام۔ اور علما کو اپنا نایب قرار دیا = اس مین کوئی تخصیص و تقیید نہ ہے یا دہی تعمیم ندویہ کہ شیعہ نیچری وہابی و دیگر مبتدعین یہ سب معاذاللہ نایب رسول کبریا ہین اور سبکو مجلس دینی مین مسند مبارک پر بٹھانا چاہیے۔

ہدایت العام۔ انگریزی دان جنکو مذہب سے واقفیت نہ تھی انھون نے اپنے اہتمام سے انجمنین قایم کی ہین اور وعظ بیان کرنیکے لئے اسکول کے افسرون سے جگہہ لی ہی اور اس کام مین جان اور مال سے کوشش کرتے ہین یہ سب کسکی وجہ سے ہوا ہی = سید کی وجہ سے ورنہ اگر یہ انجمنین مذہب اہل سنت کی پیروی کے ساتھہ قایم ہوتین تو انکے لئے مساجد سے بڑھکر اور کونسی جگہہ زیادہ باعث فروغ تھی

یون اگر دو ایک انجمنین موافق مذہب اہل سنت بھی کہین کسی اسکول مین قایم ہون تو ہم اُنسے بحث نہین کرتے باقی اکثر کا تو یہی حال ہی کہ جو کارروائی کیجاتی ہی وہ آزادی کیساتھ

ہدایة العام۔ اب نیئے خیال کے لوگ اسکو بُرا کہتے ہین الیٰ قولہ ایسی حالت مین علما کا ہونا بہت ضرور ہی کہ وہ وعظ اور پند کے ذریعہ سے اُن لوگون کو کُوچہ گمراہی اور بُرے فعلون سے باز رکھینگے = دیکھو ہوشیار ہو جاؤ کیا کہگئے۔ جنکو تم کوچہ گمراہی کا بھٹکنے والا کہتے ہو ندوہ اُس گروہ کو نامور اہل الرائے مسلمان ٹھہراتا ہی ندوہ سے جلد معافی مانگو ورنہ پھر دونون دین سے جاتے رہوگے۔

ہدایة العام۔ جسطرح بغیر معمار اور بڑہی اور لوہار کے مکان تیار نہین ہو سکتا اُسیطرح سے بغیر عالم کے روحانی تعلیم نہین ہوسکتی اور پھر یون سمجھنا چاہیے جسطرح باغبان مُرجھائے ہوئے پودون کو شاداب کرتا ہی اُسیطرح سے عالم قوم کو روحانی تعلیم سے شاداب کرتے ہین = جناب آپ خود ہی نہین سمجھے پھر دوسرونکو کیا سمجھا سکتے ہو۔ ہان سمجھنے والے سمجھتے ہین کہ جسطرح اناڑی معمار کی بنائی ہوئی عمارت بہت جلد دس بیس کو ہلاک کردیتی ہی اُسیطرح غیر سنی عالم نفسانیت اور گمراہی کا مادہ اپنے متعلم مین پیدا کردیتا ہی اور جسطرح نادان باغبان سرسبز اور لہلہاتے پودون کو سکھا کر کانٹا بنا دیتا ہی اسیطرح غیر سُنی عالم قساوت و ضلالت پیدا کردینے کا بڑا ذریعہ ہی۔

ہدایة العام۔ مگر مشکل یہ ہی کہ ان لوگون پر دنیا ایسی چڑی ہی = جبھی تو ندوہ سے نامور اہل الرائے مسلمان کا خطاب حاصل ہوا۔

ہدایة العام۔ مولانا محمد علی صاحب ناظم ندوة العلما کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے قوم کی مرجھائی ہوئی شاخون کو شاداب کرنیکی فکر کی ہی اور اپنے اوپر اس ضعیفی مین تکالیف

برداشت کرکے دور دراز کا سفر اختیار کرتے ہین گویا کہ اپنے کو اسکام مین وقف کر دیا ہی۔
آپ شکریہ کرتے ہین اور **مذہب اہل سنت** اُنکے سخت ظلم اور بیجا زیادتیون کا دربار ملک عزیز و جبار مین فریادی ہی کہ **ناظم ندوہ** میری ہری بھری۔ سرسبز اور بارآور شاخون کا نہایت سفاکی اور بیرحمی۔ خدا ترسی اور حق فراموشی کیساتھ ستیاناس لگائے دیتے ہین۔ اور مجھکو ایسا نشانۂ حوادث اور قابل سنگین سزا بلکہ مستحق کشتنی سوختنی قابل گردن زدنی سمجھ لیا ہی کہ حضر مین سفر مین ہر حال مین میری ہی تخریب کے درپے ہین گویا کہ اپنے کو اسکام مین وقف کر دیا ہی۔

تقریر۔ نئی خیال۔ کہتے ہین کہ یورپ بہت تہذیب یافتہ ہے۔ نئی خیال والون کی آپ مذمت کس منہ سے کرتے ہین۔ آپ کا ندوہ تو اُنھین عالی خیال تربیت یافتہ مسلمانون کا خطاب دیتا ہی۔ شرم شرم شرم

واویلا بوجوہ حالت مین۔ ... جناب مولانا محمد شاہ صاحب محدث رامپوری ... حکیم عبد الحمید صاحب صدر و ناظم و حقانی و شبلی صاحبان کے اوصاف جمیلہ تو پہلے سُن چکے۔ ہان محدث صاحب رامپوری بھی اپنے دم کے غنیمت ہین۔ غیر مقلدین کو سنی کہین۔ تمام بدمذہبون سے حکم اتحاد و اتفاق کا دین۔ اے تو مجموعۂ خوبی بکدام نامت گویم۔ اور حکیم صاحب صادقپوری کا تو پوچھنا ہی نہین۔ غیبت مین اہل حق کی مذمت کرین۔ کوئی دقیقہ اُنکے ہجو گوئی کا اُٹھا نرکھین مگر مقابلہ مین اوڑان گھائیان بتائین۔ اپنے کہے کا خیال نرکھین۔ سنیون مین اپنی بھرم رکھنے کو اپنے تئین سنی حنفی بتائین۔ تقیہ اور توریہ مین شیعون پر فوقیت لیجائین غیر مقلدین کے گروہ مین اہل حدیث بن جائین۔ سنیت حنفیت کے نام سے چڑھین۔ دو شیران سنت کے مقابلہ مین نام مناظرہ سے جان چرائین۔ ضلالت ندوہ تسلیم کرین مگر خطاب یافتہ ندوہ ہونے پر حق سے منہ موڑ بیٹھین۔ این خانہ تمام آفتاب ست۔ معجون مرکب

ندوہ کی صفت ہی یہی ہے۔

انجمن اسلامیہ پٹنہ کی تقریر۔ ایک اخبار مسلمان کا دیکھا ... لامذہب مسلمان ... انجمن کے خلاف ظاہر نکریگا۔ توبہ کیجئے ندوہ سے معافی مانگئے ورنہ ازی فتوی کے روسے دفعہ (۲۱) کا لگان لگائے جانیکا خوف ہی۔ مسلمان کلمہ گو بھی کہین لامذہب ہوتا ہی۔ علاوہ برین مذہب اہل سنت بلکہ نفس ملت اسلام کی مخالفت مین تو کلمہ گوئی آڑے آئے اور انجمن کے خلاف کرنے مین لامذہبی کا خطاب دیا جائے۔

انجمن اسلامیہ پٹنہ کی تقریر۔ ہمکو اہل حدیث اور اہل تشیع سے اسقدر خوف نہین جسقدر کہ نئی خیال سے ... ہمارے خیال مین فرقہ کا خیال لغو ہی کیونکہ سب مسلمان ہین کُل کلمہ گو ہین تو اُسکے ساتھ خلط مبحث ضرور ہی کیونکہ ہر حال مین ہمارا اسلامی بھائی ہی کیون مقرر صاحب کیا اہل حدیث اور اہل تشیع سے اسلام کو ضرر پہونچتا ہی۔ آپ کو اپنے اُستادون کی نصیحت تک یاد نہین رہی ناظم صاحب اہل حدیث کو سنی کہین۔ حقانی صاحب شیعون کو سنیون سے قطعیات مین متفق بتلائین۔ پھر خوف کسکا ہی۔ اجی حضرت آپکی عیاری کو ہم سمجھے حنفیون کو دام مین لانے کی یہ تدبیر نکالی کہ شیعے وہابی بیشک مخرب دین تو ہین مگر اسوقت اُنسے اتحاد چاہیے اُنکا رد و طرد مصلحت کے خلاف ہی اسلئے کہ ہم نیچریون نئی خیال والون کے تردید مین مصروف ہین اور یہ کام اُس سے مقدم ہی ہمارے مقرر صاحب کو سوجھی تو بڑی دور کی مگر بوسیدہ کپڑون کی پیوند کاری کہانتک یہ نہ سمجھے کہ ندوہ کو کیا جواب دینگے ندوہ تو صاف کہے کہ سب فرقے حق پر ہین کسیکو برا کہنا نہ چاہیے۔ مگر مقرر صاحب اُسکی اصلاح یون کرین کہ اہل حدیث و اہل تشیع سے اسلام کو ضرر پہونچتا ہی مگر نہ اسقدر جتنا نیچریون سے الحمد للہ کہ نیچریہ کو آپ بھی کافر

کہنے لگے۔ مگر ہمین اندیشہ ہی کہ مبادا ندوہ کی سرکار سے جو بغض و اہانت کلمہ گویان ممنوع جانتی ہو بیرسے لکچر صاحب کو کہین حکم باغی از ندوہ ہونیکا نہ ملے اور این ہم رفت و آن ہم رفت کا مضمون نہ صادق آجائے۔ مرد خدا تمہین بارہا سمجھایا کہ ندوہ کے بھول بھلیون سے نکلو ورنہ ضلالت و الحاد کے پنجہ سے نہ نکل سکوگے۔ سنو سمجھو اور اُسپر عمل کرو۔ مجرد کلمہ گو اور اہل قبلہ ہونیسے جب تک ضروریات دین کا اقرار شامل نہو انسان مسلمان نہین ہو سکتا۔ حضرت صدیق عتیق رض نے مانعین زکوٰۃ کلمہ گویون کے ساتھ کیا کیا تھا اُسکی تقلید تمپر واجب ہی۔ نیاچرہ بسبب انکار ضروریات دین کافر ہین۔ اکثر وہابیہ و روافض بھی اسی علت مین گرفتار ہین اُنکا حال بھی نیاچرہ جیسا ہے ہان جو ضروریات دین کا اقرار کرتے ہین وہ کافر نہین مگر مذہب اہل سنت کی مخالفت کے باعث مبتدع کلاب النار اور بدمذہب ضرور ہین۔ انسے حکم مجانبت کا ملاہی نہ اتحاد و اتفاق کا۔ انکا رد و جرح چاہئے انکی توہین لازم ہی نہ کہ انکے خیالات مذہبی کی تحسین۔ خدارا کلمات کفر و شقاوت منہ سے نہ نکالو۔ فرقہ کا خیال لغو ہی یہ کیا کہگئے توبہ کرو۔

مقصد۔ اڈورڈ فورتھ کو جانتے ہین۔۔۔۔ اگر پوچھین کہ خالد ابن الولید کون تھا۔ ابو عبیدہ بن الجراح کون تھا۔ عمرو ابن العاص کون تھا۔ ضرار کون تھا الخ غضب ہی آسمان نہین ٹوٹ پڑتا۔ غضب الٰہی نہین نازل ہوتا۔ حضرات صحابہ کرام رض مربیان دین و اسلام کے شان مین اور یہ بے ادبی۔ مسلمانو غور کرو کہ جناب سیدنا ابو عبیدہ ابن الجراح رض۔ جناب سیف اللہ خالد ابن الولید۔ جناب سیدنا عمرو ابن العاص رض۔ جناب سیدنا ضرار ابن الازور رض۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کیسے

مشاہیر صحابہ کرام رض اور جلیل القدر ہمنشینان رسول انام علیہ السلام سے ہین اور صاحب

مقصد جنہین دعوی ہمدردی قومی و تائید اسلام کا ہی ان حضرات بابرکات ہدایت سمات کو کیسا تصور کرتے ہین کہ اول مین لفظ حضرت سے یاد کرین نہ آخر مین رضی اللہ عنہم سے انہین شاد کرین اور اُسپر یہ ناز کہ ہم ایسے ہم ویسے۔ علمائے ندوہ کو تو خطاب پر خطاب ملے اور ان مقبولان بارگاہ الٰہی کے ساتھ یہ سلوک بس حضرت حقیقت معلوم ہوئی آج سے نام حمایت اسلام کا نہ لین۔ گر ہمین مکتب است و این ملا + کار ندوہ تمام خواہد شد ÷ رافضیون وہابیون سے خلط ملط کا اثر دیکھا کہ انکی محبت مین دین و ایمان کا خون کر بیٹھے۔ قیامت قریب ہی توبہ کیجئے صاف اعتراف فرمائیے کہ غلطی ہوئی اب ایسی بے ادبی نہوگی ورنہ یقین جانیے کہ اس گئی گذرے زمانہ مین بھی سنی حنفی حضرات بے ادبون گستاخون کی سرکوبی کو ہر طرح مستعد ہین

فَافْهَمْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ ٥

مقصد۔ الصحبت موثر = الصحبۃ موثرۃ۔ لکھئے وبال تحریف سے ڈرئیے

مقصد۔ پہلے بزرگون کی غذا سوائے بونٹ الخ = مگر افسوس کہ علمائے ندوہ نے اُسپر عمل معکوس کیا۔ بزرگان دین تو قلیل غذا کرین۔ بونٹ اور سوکھی روٹی پر کفایت فرمائین لیکن علمائے ندوہ بے پلاؤ قورمہ کھائے بغیر پانچ ہزار روپیہ جلسہ ندوہ مین صرف کئے اپنی حرکات سے باز نہ آوین۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

مقصد۔ ہمارے سچے ہی خواہ ... حافظ نظیر احمد صاحب۔ نواب محسن الملک... جناب سید احمد خان صاحب ..... ڈوبگیا۔ بالیقین ندوہ بھی طرفہ معجون مرکب ہی۔ کہان تو نئے خیال والون کی یہ مذمت کہ وہ لامذہب اور ملحد ہین اور کہان اُنہین

نیچریون کے سردفتر دین پیشواؤن کی یہ مدحت کہ وہ سچے بہی خواہ قوم ہین۔ زمانہ کی ضرورت سے خوب واقف ہین جسے ہمارے علمائے ندوہ بھی اب سمجھگئے ہین کیون نہو یہی تو متواتر تین برسون سے کہا جارہا ہی کہ ندوہ تقلید ائمہ دین چھوڑکر کانفرنس نیچریہ کا شاگرد رشید بنا ہی۔ دونون کے مقاصد ایک ہین جنکی اصلاح واجب ہی مگر نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنے۔ مصلحین ندوہ پر الٹا الزام دھرا جاتا ہی۔

تقریر انجمن اسلامیہ پٹنہ۔ مجھکو دیوانہ سمجھین تو بجا ہی...... دیوانہ ہوا تو قوم کے ساتھ ہوا الخ۔ المرید خذ باقرارہ۔ بھلا اس سے بڑھکر اور کیا دیوانگی ہوگی کہ اسلام کو خیرباد کہہ بیٹھے۔ مذہب اہل سنت کے جانی دشمن بنگئے۔ قیامت تک اس سے لڑائی کی ٹھان لی۔ حامیان شریعت وارثان فیضان نبوت یعنی حضرات صحابۂ عظامؓ کے اسمائے طیبہ جو ہم سنی مسلمان کے حرز جان بنانے اور ورد زبان رکھنے کے لائق ہین نہایت گستاخی اور دریدہ دہنی سے لیکر مورد عتاب **محمد مدنی صلعم** ہوئے ہمدردی قوم کو کون برا کہتا ہی مگر وضع الشئی فی غیر محلہ بھی تو نہ چاہیے۔ ضرور قوم پر فدا بلکہ نثار ہوجیے مگر نہ ایسا کہ مذہب اہل سنت کو ضرر پہونچائین۔ ضروریات دین کو بیکار اور قید مذہب کو لغو بتائین ہر مدعی اسلام کو بمجرد اشتراک کلمہ وقبلہ کی بنا پر یکسان سمجھین۔ صحابۂ کرامؓ اور ائمہ اربعہؒ کے توہین کرنیوالون سے گلے مل مل کر دین و ایمان کا خون کر بیٹھین مختصر یہ کہ مذہب اہل سنت جسکا اسلام کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہی۔ اسکی پیروی نہ چھوڑیے ورنہ قوم پر فدا ہونیکا دعوی محض سفاہت اور خالی از غرابت نہین ع

دل ہی نہ رہا امید کیسی ٭ جڑ کٹ گئی نخل آرزو کی ٭

معزز ناظرین بخوبی سمجھ لین کہ ہمنے اسوقت جو کچھ لکھا ہی وہ اگرچہ نہایت مختصر ہے لیکن صاحب فہم سلیم اُس سے بہت فواید حاصل کرسکتا ہی۔ ہماری اس مختصر تحریر مگر کافی دوائی تحریر کے ملاحظے سے جسطرح ہر سنی **ندوہ** کے مفاسد و مکاید پر مطلع ہوکر ندویہ کے دام تزویر مین گرفتار نہین ہوسکتا۔ اسیطرح اگر ارباب ندوہ انصاف و دیانت سے پہلوتہی و گریز۔ روا نہ رکھین تو انکی ہدایت کیلیے بھی اچھا ذریعہ ہی۔ مگر تاہم اگر مصنف **تائید الندوہ** کی چلبلی طبیعت انکو خاموش نہ بیٹھنے دے اور تحریر جواب پر ابھارے۔ تو یون تو زبان آپکی ہی واہی تباہی کیا کچھ نہین کہسکتے۔ قلم جب آپکے ہاتھ مین ہی تو کیا نہین لکھ سکتے۔ لیکن اگر ہمارے معروضات پر نظر ڈالے ہوئے جواب کا قصد فرمائین تو غیر مناسب نہوگا۔

نمبر۱ ہمارے حوالہ کو رسائل ندوہ سے مطابق کرلیا جائے۔

نمبر۲ جب صدر و ناظم کو اسوقت تک یہی دعوی ہی کہ ہم سُنی ہین حنفی ہین ندوہ مین کوئی امر خلاف مذہب اہل سنت نہین لہذا اونکیطرف سے جو لکھا جائے وہ بحوالہ کتب محققین اہل سنت ہو۔

نمبر۳ صدر و ناظم کا پچھلے مذہب سے رجوع یا اُنکا کوئی بھی اقرار و انکار جو ہو وہ مجرد انکا بیان قابل اعتبار نہین ہوسکتا انکی مُہری یا دستخطی تحریر ہونا ضروری ہی۔

نمبر۴ جواب مین مولوی حقانی صاحب وغیرہ کے تتبع سے احتراز ہی کہ اصل مطلب سے کوسون دور ہوکر تحریر کو طوالت دیدیجائے اور امور نزاعیہ سے یکلخت بے توجہی۔

نمبر۵ وہ امور جنکے حسن یا قبح مین ہمکو خلاف نہین اُنکی تکرار سے کامل اجتناب کہ اس سے بجز تضیع وقت کے اور کیا حاصل ہی۔ مثلاً جہالت کی برائیان۔ علم کے فضائل

طلبہ کی بے شوقی۔ علما کی بے توجہی۔ طلبہ کی بدشوقی اور دنیادی ضرورات کے لحاظ سے نصاب تعلیم مین
اصلاح وتغیر وتبدل کی حاجت۔ ذرا ذرا سی دنیادی حیثیت بحث پر پھر ہونکی خاک چھاننے سے
تحذیر۔ رسم ورواج خلاف شریعت کی برے نتایج دیہات و قریات مین واعظین اہل سنّت کی ضرورت
موافق ضرورت کے مدارس کا نہونا۔ موجودہ مدارس کا غیر قابل اطمینان ہونا۔ نااتفاقی کی مذمت۔
اتفاق کی خوبیان۔ دارالعلوم کی ضرورت۔ زبان عربی کی دیگر زبانون پر ترجیح
مخالفین مذہب سے ذرا ذرا سی بات پر فوجداری کر بیٹھنے اور پھر ہنود ونصاریٰ
کے سامنے ذلیل ہونے سے احتراز کہ ان امور مین اہل سنت کو کب
کلام ہے۔ چنانچہ ان امور کے متعلق تحریرات لطیفہ مین آپنے
جسقدر اپنا زور طبیعت دکھایا ہے اُسکی کوئی ضرورت نہ بھی۔
اور یہی وجہ ہے کہ اس تحریر مین اُن اقوال کے متعلق بحث کرنا
فضول سمجھ امور نزاعیہ کا انتخاب کر لیا گیا۔ اگر
ان مراتب کے لحاظ کیساتھ جواب کا قصد ہو تو
ہمکو بھی اُسکے دیکھنے کا منتظر سمجھو ورنہ
یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہوگا
والسلام علی من اتبع۔
واٰخر دعوانا ان
الحمد للہ رب العالمین
الراقم
خادم سنن واہل سنت سید محمد حسین مدرسی فضل رحمانی مہتمم مدرسہ حنیفہ جبرہ ۵۰ ہ